

مجموعہ صفات انسانی

جلد ۱

لالہ اعلیٰ جی صاحب اہلہ گدڑ بہرام گھاٹ ضلع فوج پورہ

ساکن قصبہ گاوری نے سہری بیدیاں جی کو پورانہ ہونہ انسان

کی صفات کو بابین باعانت سیر سالج نیڈت رام پورہ جھینا

ساکن گنیش پور بہرام گھاٹ کے ترجمہ فرمایا اور وسطی استفادہ

کے شائع کیا

ماہ مئی ۱۹۱۷ء

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپا

فہرست مضامین مجموعہ صفات انسانی

خلاصہ مضمون

نمبر شمار

۱ منگلراجن ٹھہریر فرمودہ پنڈت رامچرن صاحب مونی پد سنگ۔

۲ تفصیل چوراسی لاکھ چون چوسری برہما جی سنے پیدا کیے۔

۳ تفصیل چالیس صفات جنکو پیکر انسان اشرف المخلوقات ہوا۔

۴ باب اولی صفت رسی مہنی پر مکتے کا بیان چمن راجہ بل و تیر مہنی راجہ کا ذکر ہے۔

۵ باب دوم صفت پاکیزگی حسین مہاراجہ و رچ کا حال ہے جو یان اولی نہایت پاک جانکر

دیوتاؤں نے پوجا کی تھی اس کے واسطے مانگین اور پھر یان کو کھوسے والوں کو اور۔

۶ باب سوم صفت رحم میں پٹ مہاراجہ رگھو کا حال ہے جو برہمن کو غرض برہمن و اندو و ہندو

میں گھر کر کے شہرہ بنائی ہوئے اور دوسرا ذکر مہاراجہ کس جی کا ہے جو اچھو دیو پوری اور اکر تہہ

اپنے راج کسادتی مہری کی چوڑ کر اور مہاراجہ میں چلے آئے اور پھر مہاراجہ رخت و رو کا ہے

جو اتر تالیس دن کا فائدہ کر کے اور چالیس دن میں کھانا اور دن کو کھانے پر تیار ہوتا ہے

کہ چودھویوں کا کلیس چکر ہے۔ اور چوتھا ذکر مہاراجہ واسپ کا ہے جو کوسے کی بجائے

شیر کے سامنے فرشتے کے تھے۔

۷ باب چارم صفت اہم حسین مہاراجہ ہر تھاکا حال ہے جو گوردے آسمان کے تخت پر

کھانے پینے کی پاتے تھے اور یہی گے سامنے کی وجہ سے کھانے پینے کے اور بہ گہری

پانکی اور ٹٹائی اور دم مہار اور دوسرا ذکر مہاراجہ مہر کی ہے جو دور باسار کھانے کی سزا پانے

سے آتے دیکھ کر کچھ نہو لو۔

۸ باب پنجم صفت خاوت حسین مہاراجہ زرد چمن و تیر مہنی راجہ کا ذکر ہے جو دیوتاؤں کے سامنے

جان دیدیا اور دوسرا ذکر راجہ برہمیک کا ہے جس نے مہاراجہ میں اپنا سر کاٹا اور پھر

مہاراجہ کرن کا جو اپنا جسم چار گروہ میں بچھ کر نکال دی اور چوتھا ذکر شش چندر راجہ کا ہے

کو تمام صفت ہو کر مہاراجہ کا ورنی فرشتہ کے گوردے اور پھر مہاراجہ کا ذکر ہے جو سامنے

خلاصہ مضمون

نمبر شمار

۹ راجیان اپنی ایک برہمن کو دے ڈالیں اور سبوت جنگ میں جب راج گرو والا اور چھوٹا راج گرو ہر گ کا ہے جو بیٹھا گرو کا شتک کیا اور ساتواں ذکر مہاراج جو وہ شتک ہے جو اشاسی ہزار گرو روز گمانا کما کر خود کھاتے تھے۔

۱۰ باب ششم صفت قناعت جمین مہاراجہ ہم کا حال ہے کہ دیوتاؤں کے زندہ کر دینے میں ہر اپنا مروجانا مانگا اور دھرم ذکر مہاراجہ دیو اپنی کا ہے کہ مہاراجہ سنسراج کر شکیو کہتے تھے اور راج نہ کی باب ہفتم صفت سلیم الطبعی جمین مہاراجہ امیر کھیکھ کا ذکر ہے کہ سو دس جگہ پانی کی پیکو نہ ستایا۔

۱۱ باب ہشتم دھرم صفت ترک نفس و پایداری جو اس جمین مہاراجہ جنگ کا احوال ہے کہ ایک ہاتھ بھول پیر پیتا تھا اور دوسرا گرم تیل میں اور مروی گری آئینہ میں کرتی تھی۔

۱۲ باب نہم صفت ریاضت جمین مہاراجہ ہر ش چندر کا حال ہے کہ بدھ شتک سو او دس پاپور ہونے کی یانی نہ پیا اور جنگی کے گھر میں رہے اور اپنی رانی سے اپنے لڑکے ٹوک کر کھنکھایا اور اپنی رانی کے مارے تنگ اپنا دھرم نہ چھوڑا۔

۱۳ باب یازدہم صفت فہم جمین مہاراجہ بھولاش کا ذکر ہے جو چھانو سے مرتبہ اندر بی نظیر دان کہہ جوتا بنا کر گھوڑا چرانا چاہا تھا اور آج نے اپنی فہم سے اندر کو بچا کر گھوڑا چرانے نہ دیا۔

۱۴ باب دوازدہم و ستر دھرم صفت غفو تقصیر و صبر جمین مہاراجہ امیر کھیکھ کا حال ہے کہ دور با سار کھ کی خطا صاف کر کے سو دس جی سے بچا لیا اور سال بن کر کھ جی کی آفتاب میں کھانا پڑا۔

۱۵ باب چار دھرم صفت علم جمین مہاراجہ سیم بھو منو کا حال ہے جو منو اسمت بنانی سے یادگار تھی شیکھ کا اور دھرم حال راجن کا ہے جو سید پڑ گیا۔

۱۶ باب پانزدہم صفت عقل جمین مہاراجہ راجن کا حال ہے جو دل کا گناہ جانکر مرنے لیا تھا۔

۱۷ باب شانزدہم صفت حق شناسی جمین راجہ پر بلا دبی و تیرنشی کا حال ہے کہ باوجود قوت و اتیشمار گ پیر شیر کو سح جانکر ثابت قدم رہے۔

۱۸ باب ہفتم صفت فرمانروائی جمین مہاراجہ پر یہ برت کا احوال ہے جو ساتواں سنہ کرکھ و کرکھ کے اور دھرم ذکر مہاراجہ پر تو کا ہے جو زمین سے ہر قسمی اشیا و خدائے جمہ خلق سے حاصل کی آئینہ کر

خلاصہ مضامین

کتاب شمار

مہاراجہ ہرن کیش کا ہے جو ایک مرتبہ نگار جی و انکسین تب غلہ کا لایا اور بیان دہی مندرجہ
غلہ پارچہ سے بین اور پھاڑوں سے ہیرا پچھلے تیرا کیے اور بگون لانی فیروز جانور جو
اور بادل سے ملان کو نلو کون گریس بولنا چوڑا اور جو تھا و گمر اور بادل کا ہے جو سنا پیر
سن سے کھات ہیرا رونی رکھتا تھا اور پیری چال ہلا پچھلے جلیقہ ہیرا ہشتاد و نو شہ دار و
جلیقہ تھی اور ناہنگ بہ اور پور رہتا تھا اور آفتاب سخت و روپ نہیں کرتا تھا اور اندر بھون بچھے تھے
اور پانچواں ذکر مہاراجہ دیپ کا ہے جو چوری کی رسم شادی تھی اور شیر کا سے کو برہا کر دیا تھا۔

۱۹

باب چہریم صفت شجاعت حسین ہرن مہچھ کے لڑنے کا حال بارہوی سے لکھا ہے اور دو سہاوا
ہرن کیش کا چیش ہر گوان فلو سے لڑائی نہ کی کہ تیرا جان نامہ و تیرا سنی راجہ کا ہر جو ہے کہ تیرا
سے لڑا اور جو تھا حال ہیگیم تیرا سنا ہے ہر سہاوا کو لڑائی سے بھاگا دیا۔

۲۰

باب نر ناریم صفت اقبال حسین ہرن کیش کا حال ہے جو اوس سے دور ہو کر تنگ واسطے دیوایا
بناتے تھے اور دھڑا کر راجہ سے پوچھا کہ ہر جو تیرا سنی لڑنے کا طریقہ بتاتے تھے اور تیرا کو
امیر کیجہ کا ہے جو سو س کیر پشیر سے بنا گئے تھے اور بون سکھ اور کوشن با اجنا اور چھٹا
مہاراجہ رکھو کا ہے جو کوشن بی کرانے پر تمام اچھو ہیا شیر لڑوں سے کو سرجی ہر ہر دینی۔

۲۱

باب بتم صفت طاقتوری حسین راون کر گیا اس میں اچھل چلا کر اڑنے کا ذکر ہے اور دو سہا
و کر باناسر و تیرا سنی راجہ کا ہے جو پھاڑوں کو ہاتھ سے اوکھا لڑا اور تیرا کو لڑنے کا طریقہ بتا
ہزار لڑکوں کا ہے جو ہاتھوں سے نہیں کھو کر سمنز بنا گئے اور چھٹا ذکر مہاراجہ ہرن کیش
راجہ کا ہے جو رکھیں میں شیر کو ہاتھ سے پکڑ لائے تھے اور پانچواں ذکر ہیرا سنی کا ہے جو ہاتھ
ہاتھوں کو آسمان میں پھیک دیا۔

۲۲

باب بست ویکم صفت بدوشت حسین مہاراجہ ہیرا پچھلے تیرا سنی کے خانہ دان والی کا ذکر ہے جو
تین جہم کا حال یاد رکھتے تھے۔

۲۳

باب بست دوم صفت تھاری حسین ہرن کیش ویر کا ذکر ہے جو ہر چاہی کی بنا لائی۔ شہت سکے
ہاتھ سے ہیرا کا اختیار رکھتا تھا اور ہر طرح کی صورت اختیار کر لے لیتا تھا اور دو سہاوا کو لڑنے کا طریقہ بتا

خلاصہ مضمون

نمبر شمار

جوا اپنے ارادہ میرکا اختیار رکھتے تھے۔

۲۴

باب سبست و سوم صفت تمیز حسین مہاراجہ امبرکیہ کا ذکر ہے جو ایک دن ساٹھ کروڑ دین پر ایک قیمت کا لو از م سب کا بنالیا تھا۔

۲۵

باب سبست و چہارم صفت خوبصورتی حسین مہاراجہ پورور کا ذکر ہے جو اور بی اسپرنی دیونا کو چھوڑ کر اسکا ساتھ کر لیا تھا۔

۲۶

باب سبست و پنجم صفت مستقل مزاجی حسین مہاراجہ کو بلیا شکا ذکر ہے جو ہونہ و لون کی ٹانگوں پر بیٹھ کر نو سو ستانوے لاکھ کے جل گئے تھے اور راجہ بدون مارے اوسکے نہ ہٹے۔

۲۷

باب سبست و ششم صفت نرم دلی حسین مہاراجہ تھجی کا ذکر ہے جو گو دین بہن پر ہاتھی تھے اور بیلیوں سے کام نہیں لیتے تھے اور طوطا مینا وغیرہ کو چھوڑا دیا۔

۲۸

باب سبست و ہفتم صفت الوافری حسین مہاراجہ پر یہ برت کا احوال ہے جو تھہرنا کر اندر پیر کا مشایا اور دوسرا ذکر مہاراجہ پر تھو کا ہے جو تمام زمین برابر کے دس طرح کی آبادی کا دیو اور ہر ایک کا پیشہ جدا جدا مقرر کیا اور تیسرا ذکر مہاراجہ پر چین برکیہ کا ہے جو تمام زمین جگ کر ڈالے اور چوتھا ذکر راون کا ہے جو چوبیس ہزار چھوڑا ڈالے اور جان پر سواری کی اور پانچواں ذکر بیویں سو تھو کا ہے جو الکا پوری سے سر جوئی کو منگایا اور چھٹا ذکر مہاراجہ ریوت کا ہے جو سمندر پھو اکروار کا پوری کو بنایا اور ساتواں ذکر مہاراجہ مرث کا ہے جو جگ جگ میں اندر وغیرہ دیوتا بہوت لینے سے عاجز ہو گئے اور ہر مہنوں سے دھپنا اور ٹھکانہ نہ اٹھا اور آٹھواں ذکر مہاراجہ السومان و دلپ و بھالکے تھہر کا ہے جو اپنے بزرگان اور تمام دنیا کی موت کیواسے سوگ لوک سے لگتا جی کو لائے اور نوواں ذکر مہاراجہ بھہر چند بیسی کا جو چار دانست وک لے ہاتھی سوگ سے لایا ایک کبیل ہزار ہر مہنوں کو فی مہن چودہ لاکھ تیسرو ہزار ایک تھو کیا نوے دیے۔

۲۹

باب سبست و ہشتم صفت عاجزی حسین مہاراجہ السومان کا حال ہے جو کپیل دیوی فی نکے ادب سے خوش ہو کر گھوڑا دیدیا۔

نمبر شمار

خلاصہ مضامین

۳۰

باب نسبت و تہم صفت مرد و عورت جس میں مہاراجہ رگھو کا حال ہے جو برہمن کے ساتھ راج چھوڑ کر الکل پوری گئے۔

۳۱

باب تہی ام صفت دلجوئی جس میں مہاراجہ پرش چند کا حال ہے کہ سہواستہ کے ساتھ بر سواری پر چنگی کے ہاتھ فروخت ہوئے اور رکھتے ہیں کام کیا اور اپنے لڑکے کو مردہ دیکھا اور ان کی گرفتاری و ذلت دیکھی مگر کبھی شکایت زمانہ کی ہمیشہ خوش و راضی برضا رہے اور دوسرا ذکر مہاراجہ میر دم پنج گاہ ہے کہ برہمن نے چھاتی تک جسم چروا کر لیے انکار کی اور مہاراجہ نے دم نہ مارا۔

۳۲

باب تہی ویکم و سی دوم صفت صحت جو اس خیزی اعضا و ظاہری جسم میں ہمسرا جن کا کہ جو سالوں و پہ کی حالات کو گھر بیٹے دیکھ کر سن لیا تھا اور کہی کہ کوئی شخص جزا بکام نہیں کر سکتا تھا اسوجہ سے کہ ارادہ کے ساتھ ہر حکم پہنچ جانے کی طاقت رکھتا تھا اور ذکر مہاراجہ سننن کا ہے جو اپنا ہاتھ بڑا دھبہ آدمی پر رکھ کر جو ان کو دیتے تھے۔

۳۳

باب تہی و سوم صفت حصول نعمات جس میں مہاراجہ بنوک کا حال ہے جو دن نہ رات تک اسی جسم سے سو رگ کا بھیگ کرتے تھے۔

۳۴

باب تہی و چہارم صفت وزن واری جس میں مہاراجہ ارن کا ذکر ہے جو راون کو ہاتھ سے لگا دیا اور برہمن جا کر نہ مارا۔

۳۵

باب تہی و پنجم صفت توکل جس میں مہاراجہ امبرکھیہ کا حال ہے جو جب کام اپنا پریشہ کر گیا پریشہ کی بھگت میں رہتے تھے۔

۳۶

باب تہی و ششم صفت غلبہ جس میں مہاراجہ ماندنا کا حال ہے کہ ہر مہاجی کے کہنے سے راون کو نہ مارا۔

۳۷

باب تہی و ہفتم صفت ناموری جس میں مہاراجہ بیرتھو کا حال ہے کہ زمین و آسمان نام مہاراج نام پر کر لیا اور دوسرا ذکر مہاراجہ بھرتھ کا ہے کہ اجا بھہ کہنے لگے اپنا نام بہتر نہ کہو اور ہمیشہ کے واسطے دونوں یاوگار میں۔

خلاصہ مضمون

نمبر شمار	مضمون
۳۶۰	باب سی و ہشتم صفت عزت داری جس میں مہاراجہ پوربھی کا حال ہے جو دیناؤں سے کہ بادشاہ اندر اپنے اوپر سوار کر کے لہراؤتی میں لے گئے۔
۳۶۱	باب سی و نهم صفت خوش خلقی جس میں مہاراجہ امیر کیر کا حال ہے کہ شخص اس کے اخلاق آنکو چھو کر سورگ میں جانا نہیں چاہتا تھا۔
۳۶۲	باب چہلم صفت معان نوازی جس میں مہاراجہ شیو کا حال ہے جو اندر اور اگلن دیوتا کے امتحان لینے پر کیونکر عرض میں اپنا کوشش جسم کا کاٹ کر پلہ تراز پر چڑھایا اور آخر کار پلہ پر خود بیٹھ گئے کہ سب جسم لے لے اور دوسرا ذکر مہاراجہ میرودھج کا ہے جو برہمن کے مانگنے پر آکر سے اپنا جسم چھاتی تک چیرا لیا۔
۳۶۳	خاتمہ پرستک کا ذکر کہ سنہ ۱۹۳۰ء کے ۹ مئی کو تیسری کیمال جی ساکن کاکوری لکھا

श्रीरामोजयति

बोझ

राम चन्द्र की जय जहां चालिस गुण सब काल ॥ पाप विहङ्गम
बुधिक बरजा सुनाम कलि काल १ चारि उपर चालिस हि-
गुण लारव योनि संसार । रच्यो विधाता मिलत नहिं तिन
को चार पार २ तिन मह नर मुखिया भए विविध भांति
गुण पार । तिन मधि जो नर पति भए सो नहिं वरनि सिराद्
३ एक एक गुण लै कह्यो कुछ नर पति द्विती हास । कम-
ल नाभ रघु नाथ जी भूतल करहिं प्रकास ४ लाल जीव
मुंशी रच्यो यह नर देव विलास मुदित होइ द्रोसा धुलखि
खल करि हैं अपहास ५

منگلہ چرن تحریر فرمودہ پنڈت رام چرن جی صاحب

<p>پاپ ہنگم بدیک بر جاسو نام کل کا ل چو بدہا تاملت نہہ تنکو وار اپا تن مدہ جو نہریت سبتہ سو نہین برن ستر دیت ہوئی تیکے سادہ لکھ کل کر میں پچاس کل نہا چھ رنگت تھہ جی پچہ تل کر خضر پیر</p>	<p>رام چندر کے بے جان چالس گن سبکال چراو پر چالس وگن لاکھ جون سنسار تن منہ نر موکھیا بھو بیدہ پچانت گن پچاس ایک ایک گن لے کھو کچہ نہریت اتھاس لال جیو منشی چو بہہ نہر یو بلاس</p>
--	---

۱۔ میری رام چندر کی جی کیسے ہیں رام جی کہ جنہیں چالیس گن ہیشہ قائم رہتے ہیں اور چھ نام کل سبک میں پاپ
کی پٹریوں کا مار ڈالتے والا ہے ۲۔ اس سنسار میں ہر سماجی نے چوراس لاکھ جون کو پیدا کیا جسکی
تقدار معلوم نہیں ہو سکتی ۳۔ وہیں آدمی افسردہ ہوئے طرح طرح کے گن سب سے زیادہ پاکیزہ آدمیوں میں افسردہ
راجہ ہوئے ہیں انکی تعداد شمار میں نہیں آسکتی ہے ۴۔ لیکن ایک ایک گن ۵۔ اچان کا لیکر کچہ را جون کا حال
لکھا ہے اسکو دیکھ کر اچھے لوگ غور سے ہو دیں گے اور نالایق بیفائدہ کے کا ل لال جی منشی نے

پھر راجوں کی بلاس پوسنگ نزدیک نزدیکی بلاس بنائی ہے مری رکھنا تھ جی جگہ مابہر کل سے تمام مناسبات
وہ اسکو شومٹل میں مشہور کریں۔

تخریر مولا کف

لہذا مٹکا چرن کل مری پیشہ اور میرٹھ مورثہ پنڈت راج مری۔ اداں پت جی صاحب تیواری کی
صفات کا ذکر جبکہ مری بہر بلاس جی فیور الوون میں مفصل لکھا ہے مری راج پنڈت راج مری
ساکن کنیش پور بہرام کھاٹ سے ہمہ ارا مال جی لکھتا ہے دیکھنے والوں سے امیدوار ہو کہ مری
نظر نہ فرماوین میں ناچیز ایسے ہر گہ بیان کے لائق نہیں ہوں کہ جس انداز تخریر کریں کہ مری
بہرہ وجہ مناسب متعل بہ اس بات سے چاہیں ب لکھنے کا اتفاق ہو۔

واضح ہو کہ مری پیشہ نے اپنی مرضی سے پچھلے مری بہر بلاس جی کو حیدر آباد اور لہور کے قریب
زمین و آسمان وغیرہ موجود کر کے مری سے حکم دیا کہ ہدایتیں مخلوقات کروادینوں سے جو رشتہ
لکھ قسم کے جائز پیدا کیے۔

تفصیل تجو اسی لاکھ مندرجہ آکر پوران پڑھنا

لاکھ لاکھ

پانی والے جانور کیشے زمین والے چھیاں پروار وخت جالور پارا پونالو آدمی
لکھ لاکھ قسم لاکھ قسم لاکھ قسم لاکھ قسم لاکھ قسم لاکھ قسم
اور یہ قسم میں ہے امتنا خلقت کی اندیش کر کے سب جانداروں سے زیادہ انسان کو پانچ صفات
الہیہ عطا فرمائیں جسکی وجہ سے انہوں نے مخلوقات و کار پر وار عالم ہے۔

تفصیل صفات انسانی مندرجہ مری مدبھاوت سکندر اول

ست یعنی رشتی سچ یعنی بائیل ویا یعنی رحم چھان یعنی علم یا گ یعنی سخاوت
ست کہ یعنی قناعت ارجو یعنی سلیم اچ یعنی تزکیہ نفس دوم یعنی پاسداری خوش یعنی برائی
تیم یعنی قسم لکھنا یعنی غور اوب رت یعنی صبر سب رت یعنی علم علمیاں یعنی عقل
پراگ یعنی خوش تناسی انشراح یعنی فوری وائی لکھنا یعنی تہمت اچ یعنی اقبال تمل یعنی خوش جی
احمر یعنی باد وشت سوتل یعنی خود بخاوی کوسل یعنی تہمت کانت یعنی خوش جی رہتا ہے مستقل

مارد ویسے نازل ہوا ہے یعنی الوالعریٰ پر سری یعنی عاجزی سبیل یعنی مروت سببہ یعنی دل خوشی
 اور یعنی سخت محنت بل یعنی تیری اعضا کا جب بغیر حصول نعمات کا نہ تھکے یعنی زراعت استخرج یعنی تو کل
 اشک لعمریٰ اختیار کیرت یعنی ماموی مان یعنی ابرو داری ان میں کیرت یعنی خوشی سرن یعنی حمان ابوی

باب اول صفات راستی میں

راستی پر چلنے والے کو گتے میں سے جھوٹے دی کرے قول اور فعل میں فرق نہ پڑے چاہے جیسے کلیف
 و گمر ہمارا جو بل و تیرہنی راہ کا۔

بعد ہمارا راہ بے روچن کے جنوقت ہمارا بل تخت نشین ہوئے علاوہ اپنی سلطنت کو دیوتاؤں سے
 امر اوتی کی راہ لیکر اوتکو نکال دیا اور خود امر اوتی میں راہ کر فرگے اچین بدت گذر گئی کہ دیوتاؤں کا
 چھٹا نا کہیں نہ لگا تب کشتہ جی لگا کر میں سری پر مشیر نے باسن روپ ہو کر اوتار لیا اور نر باندہ کیے
 کنا رو پر جان راہ بل جبک کرتے تھے آئیک کھڑے ہو گئے راہ بل نر میں کالڑ کا جان کیرت
 خوشی سے کہا کہ ہمارا راہ میرے پاس آپ جبک میں گئی ہو جو کچھ ہاتھی گھوڑے رتھ مکان زمین وغیرہ
 مانگتا ہے مانگے میں اسکی تعمیل کروں باسن جی نے کہا کہ ہاتھی گھوڑے رتھ مکان جو کچھ درکار زمین میں
 کیوں نہ ہو کہ بہت سامان جمع کرنا چاہیئے جتنے میں اسکا مطلب ہو جائے اوسقدر مانگنا چاہیو اور
 جو فقیر مطلب ہے زیادہ مانگتا ہے اوسکو پریشیر سے نرا ملتی ہے میں اکیلا ہوں ہم کو تین قدم زمین
 قدموں سے ناپ کر چاہیئے وہ آپ ویسے اوجھن میرا مطلب ہو جائے گا راہ بل نے کہا کہ یہ کوہاں
 کی بات بہت بوڑھے پڑتوں کی ایسی آواز آئے ہے کہ مجھ کو افسوس ہے کہ آپ اپنے مطلب حاصل کرنے
 بالکل نادران ہو کہ مجھ سے صرف تین قدم زمین مانگی میں دیکھ کہ دینے والا راہ ہوں اور جو سائل میرے
 پاس آتا ہے اوسکو پھر دینا میری حکمت سوال کرنا نہیں چیرتا ہوں اویں کسی سائل سے ناسنیں کرنا ہوں
 باسن جی نے کہا کہ راہ آپ چ کہتے ہو جو کوئی جی ہوتا ہے وہ اپنی جان میں سے کوہی تھوڑا جاتا
 اور آپ کا خزانہ تو سخاوت و شجاعت وغیرہ حلاوت میں مشور ہے آپ کے نزدیک کوئی کام مشکل
 نہیں مگر میں فقیر ہوں جانتا ہوں کہ حق چیزیں جسم میں دانت بال کان آنکھ وغیرہ میں وہ سب
 جسم کے ساتھ ضعیف ہو جاتی ہیں اور یہ حرص روز بروز جان ہوتی جاتی ہے چاہے جسقدر رو
 لے اور با لگا کر ایک پٹو اکاپ یا دو دیکھ و بٹھ تو بھی میری خواہش پوری ہوتی اسوا سے تھوڑی چیز

یعنی قدم زمین میں قناعت کرنا اچھا ہے اور زیادہ کی خواہش کرنا نہیں اچھا یہ سب فکر راجع بل و خشک
 کے واسطے پانی منگوا یا اوسوقت سوکر اچا پرچہ گوروں کی کہ راجع بل تو ناواں سے بہرہ برہمن زمین پر تیرے
 لوک کے مہاراج سری جھگوں میں اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بھیجے سے تیرے پاس آئیں جو تیرے
 مانگتے ہیں ہمیں ایک قدم سے سنا تو دیپ ناپا لیون کے اور دوسرے قدم سے سنا تو سورگ پر دستے
 ناپسین کے تیسرا قدم باقی رہ جاوے گا اور پھر تیرے پاس کیا باقی رہے گا کہ جس سے اپنا قول پر اگر
 اسوجہ سے ایسے موقع پر سو تک جی کی بات جو میرے میں لکھی ہے اوپر علی کر کے انکو جواب دے
 سو تک جی کہتے ہیں کہ جیسے جسم ایک درخت ہے اور درخت میں جڑ ہوتی ہے اوپر چول پل لکھتے ہیں
 اس میں جو ٹھہ لیجے یا باجڑ ہے جس سے جسم بنا اور سچ کا بولنا اسکے پھول پھل ہیں اور جس درخت کی جڑ
 اوکھڑ جاتی ہے وہ درخت تھوڑے دن میں خشک ہو کر گر جاتا ہے اس طرح جو انسان جو ٹھہ لکھتا ہے
 دنیا ہے اوسکا بناہ نہیں ہوتا ہے اور اوسوقت سوا سے چھوٹھ کہہ دینے کے تیرے بناہ کی وجہ
 نہیں ہے راجع بل لکھا کہ اگر جو ٹھہ بولنا اس جسم کے واسطے جزا عظم لیجے جڑ ہے تو تیرے جو ٹھہ بولنا
 چاہئے راستی ہے ان کا م ہے کہ جس سے نقصان جسم کا کیا جاوے یہ سب فکر یہ سو کہ جی بولے کہ
 ہر ایک جگہ پر جو ٹھہ کا بولنا گناہ ہے صرف انہی جگہ کی واسطے جو ٹھہ کہنے کو سو تک جی کہتے ہیں
 عورتوں کے پاس ہنسی کرنے میں بیاہ میں روزگار میں جان جانے کے موقع میں
 گامی کی حفاظت کیونکہ برہمن کو واسطے جان داروں کی حفاظت جائیں اور آج تیری جان جانیکا
 موقع کو واسطے اسکی حفاظت نہیں کرتا ہے راجع بل بولے کہ مہاراج سو تک جی کا کہنا صحیح ہے
 مگر بہت جگہ پر لکھا ہے کہ یہ زمین کتنی ہے کہ میں سب پہاڑ اور وختوں کے بوجہ کو سہہ سکتی ہوں
 لیکن جو ٹھہ کہنے والے کے بوجہ کو نہیں اٹھا سکتی اس باعث سے جو ٹھہ سے زیادہ گناہ کوئی نہیں
 بڑا گناہ کہ جس کسی کی حفاظت جان ہی ہو تو بغیر یہ ہے کیونکہ آخر عیشیہ کوئی زندہ نہ رہے گا اور
 مذہبی یعنی جس کی زندگی مرنے پر ہنری اور میں کہہ چکا کہ تین قدم زمین دیوں گا اوس سے
 بدلنا سوسکے گا اس بات پر سوکر جی فی سراپ ویا کہ تیری دولت ضائع ہو جائے اور تجھ کو نال
 میرے ہنگامے راجع بل کہہ کہ مہاراج آپ کا سار لینا جسکو منظر ہے لیکن قول کا بدلنا منظر
 نہیں ہے اور کتب تین قدم زمین دینے کا کہہ کے پاس جی سے کہا کہ آپ زمین ناپ لیجئے اوسوقت پاس

اپنا اکھنڈ روپ جسکے ایک ایک بال میں بے شمار برہما نڈموجود ہیں ظاہر کیا اور پہلے قدم سے سات روپ
 ناپ لیے اور دوسرے قدم سے ساتوں سوگ اوپر والے لوگ ناپے اور تیسرے قدم کے واسطے
 راجہ بل سے کہا کہ تیرے پنج میں سات روپ اور سات سوگ تھے وہ میرے دو قدم کی ناپ میں
 آگئے اب تیسرا قدم ہمارا پورا کر اور نہیں چھوڑھوئے گا سو اقدار میں راجہ بل نے کہا کہ تیرے
 قدم سے آپ میرے سر کو ناپ لیجیے یا سن جی نے کہا کہ تیرا سر چھوٹا ہے اور میرا قدم بڑا ہے اچھا پورا
 نہ پڑے گا چھین پورا ہو سکے وہ تہاؤ راجہ بل بولے کہ اچھا میں ایک بات آپ سے پوچھتا ہوں کہ مہاراجن
 بڑا ہوتا ہے یا دولت اور سکی بڑی ہوتی ہے اسکا جواب دیکھے اسکو سنکر یا سن جی بہت خوش ہو
 اور کہا کہ راجہ بل مہاراجن بڑا ہوتا ہے جسکی ذات سے سب دولت ہوتی ہے تو نے اپنی ذات
 سے ساتوں روپ اور ساتوں سوگ لیے اسوجہ سے وحقیقت تو سب سے بڑا ہے اور تیسرا قدم
 راجہ بل کے سر پر رکھ دیا اور کہا کہ تو نے اپنا کنا پورا کیا اب پتال میں جا بیکر راج کر دہا
 دیت و انونگ تیرا حکم میں ہے اور ہم تیرے سامنے چشمہ دہا کریں گے تنجو راج اور بھگت دیو
 کام دیے گئے تب راجہ بل بھگوان کو منسکار کر کے پتال میں گئے اور راج و بھگت کرنے لگے

باب دوم صفت پاکیزگی میں

پاکیزگی کو معنی میں اعضا و ظاہری ہاتھ پاؤں وغیرہ کو ہر قسم کی آلائش سے جو منوعات میں ہیں
 بطہارت معین پاک و صاف رکھنا جس سے یہ جسم سراپا نور ہو جاتا ہے۔
 ذکر مہاراجہ دھرج سورج منی راجہ کا مہاراجہ دھرج اجیو ہیا کی مہاراج ایسے پانڈ پمارت اور سجاد
 مہاراج ہوئے کہ جنکا دوسرا ہونا محال ہے ایک مرتبہ انون نے دیوتاؤں کو بہت جہاں کیا کہ ہر
 دن ان مظلوم نہیں ہوتی تھے تب تجویز ہوئی کہ کون ایسی چیز ہے جو کیسے کاٹے نہ سکا اور نہ سکو
 کاٹ دے اور سکو تلاش کر کے ہتھارینا بنا چاہئے تو انون مارے جاوین اسکے واسطے دیوتاؤں
 خاص مخلوقات کے ہتھار کو انون کے ہرہ صفت موصوفہ راجہ دھرج کو ٹھہرایا کہ انون و راجہ عمر
 ایسی طہارت اور طرح طرح کے دھرموں میں سجادت کی ہے کہ جس پر قائم ہم اہل تو یہ یعنی پویشیک اس
 ہو گیا ہے اور پویشیک اس سب کو کاٹ دیکے گا اور کسی سے کاٹنے کے گا اور مہاراجہ جی جی ہیں

ان سے پڑیاں جسم کی مانگ کر پتھیا ربنا یا چا دے اور راجہ کے پاس برہمن بن کے یہی سوال کیا۔
 راجہ نے کہا کہ بہت اچھا لیجے اور عکسار عکس تر تھنہ پہ اپنی پڑیاں دیکھ سو گھول دیں جسکے بحر سے دیوتاؤں
 نے دانوں کو مار ڈالا۔

باب سوم صفت رسم میں

رسم کے معنی میں درہمند کو دیکھ کر دیند ہو جائے اور اپنی راحت کو اسکو سرج سے فراموش کر کے اور اس
 کو دیند ہو جائے ذکر مہاراجہ رکھو سوج منی راجہ کا ایک مرتبہ مہاراجہ رکھو کو ایک گندہ پنے ایک
 پھل دیا جسکے کھانے سے آدمی چھپیں برس کا جوان بنا رہتا ہے اور بدن سے خوشبو
 آتی ہے اسکو مہاراجہ نے اوس برہمن کو دیدیا جس نے ساٹھ ہزار رانیاں مانگ لیں تھیں جب اوس برہمن
 نے وہ پھل اور کو دیدیا اور دوسرے پھل کے واسطے مہاراجہ سے درخواست کی اس کے
 واسطے مہاراجہ راج چھوڑ کر الکا پوری گئے اور الکا پوری کے جنگل میں گندہ پ کی ساتھی عجمبات کی
 سیر کرتے تھے اوس میں ایک جگہ ایک ڈر گندہ ان دیکھ پڑا کہ ایک آدمی بچے کو سر کیے لٹکا ہے اور
 ہزار اسانپ بچن اور ٹھکے اسکو کاٹنے دوڑتے ہیں مہاراجہ نے تجھ یاہ گندہ ان اور آدمی کیا ہے
 گندہ پ نے کہا کہ یہ اندہ تاسر نرک ہے اس میں وہ برہمن آکیر گئے جسے تمھاری ساٹھ ہزار
 رانیاں مانگ لیں ہیں یہ سنکر مہاراجہ رکھو کو ڈر ارحم آیا کہ ان سانپوں کے کاٹنے کی
 تکلیف کس سے گوارا ہو سکی گی اور وہ برہمن میرے راج کا باشندہ ہے ہتر ہے کہ میں
 اسے کوئل اس نرک میں گروں جس سے اسکا بچا دھو جاوے اور بلاناٹل اوس کتوں میں
 گر کر مرگ باشتی ہوے۔

ذکر مہاراجہ کس رکھو منی کا۔ مہاراجہ کس مذہب پھل پہاڑ کے پاس کساوئی ٹیکر میں راج کرتے
 ایک مرتبہ آدمی رات کے وقت خواب گاہ میں مہاراجہ کس کے سامنے ایک عبورت
 رنجیدہ صورت آکیر کھڑی ہوئی اور باتھہ جوڑ کر بے جے کا کیا مہاراجہ نے پوچھا کہ یہ
 اسکان میں ہر طرن پہر ہے اور دروازے بب بند ہیں تیرا آنا کس طرح ہوا اور رنجیدہ
 ہے میرے راج میں رنجیدہ کوئی نہیں ہے اور میرے مکان میں اسوقت آنے سے
 کون مطلب ہے سچ سچ بتا دے اور یہ سمجھ لے کہ تم رکھو منی راجہ میں ہمارے خاندان میں

دووان میں دئی جاتے ہیں ایک غیر عورت کی چھاتی پر ہاتھ دوسری لڑائی میں بیٹھ کر اور جو کچھ کہتا ہے
 مانگ بہہ سکر عورت بولی مہاراجہ میں آدمی نہیں ہوں اس پوری کی دیوتا ہوں جسکو تمہارا سے
 بزرگوں نے آباد کیا تھا اب جب سے مرجا واپر سوئم اور تاسری رکھنا تمہاری نے سب اووہ پاسیو کو
 سورگ میں بھیجا اور جگہ خالی ہو گئی تو میری بہی خرابی ہے کہ جس جگہ بادشاہت کا سامان رہتا
 وہاں خس و خاشاک پڑا اور جہاں راجہ لوگوں کی بیٹھنے اور سونے کی عمارتیں بنی تھیں وہاں ہل
 ہو گیا اور شیر بیٹھے عزتے میں اور آپ ایسے مہاراجہ جنوں نے رنج کا نام دینا سے شاد دیا ہے
 اوسی خاندان کے موجود ہو پھر میرے دادتی کب ہوگی یہ بات سنتی ہی مہاراجہ کس کا حی جسم سے
 بھرا یا کہا اچھا خست ہو گئے ہی یہاں سے کوچ کروں گا اور صبح کی وقت اٹھ کر کسواتی کی راج
 برہمنوں کو شکب کر دی اور راجہ دھیا میں آکر راجہ دھیا پوری کو سر نو آباد اور تخت گاہ کیا ذکر مہار
 رنت دیو چندر بنی راجہ کا۔ مہاراجہ رنت دیو اپنی سلطنت کا خزانہ سب کو دیدیا کرتے تھے کھیت
 قحط سالی ہوئی اوسمیں یہاں تک نویت پہنچی کہ کچھ باقی نہ رہنے سے سبوں کو نی لگے
 اور طائفہ دن کے بعد اونچے سوین دن تھوڑی کھیر معہ حلو اہم پہنچی تھی اوسکو مہاراجہ نے
 جیسے کھانا چاہا اوسوقت انکے رحم کے امتحان کے واسطے ایک بھوکے برہمن نے آکر سوال کیا
 مہاراجہ نے اوسمیں سے حصہ برہمن کو دیدیا اوسکے بعد ایک سوداگر آدمی نے سوال کیا مہاراجہ نے اوسکو
 سہی دیا اوسکے بعد ایک آدمی دس کتوں لیکر آیا اور کہا کہ میں بھوکھا ہوں اور میرے کتے سب کتے
 میں مہاراجہ نے سب کھانا اوسکو دیدیا اور بعد اوسکے پانی پینا چاہتا تھا کہ ایک خاکروب نے آواز دی
 کہ میں پیاسا رہا جاتا ہوں مہاراجہ نے پانی ہی نہ پیا اوسکو دیدیا اور ہاتھ جوڑ کر پریشمیر سے ہر دے
 مانگا کہ اسن چودہ بھوکوں میں چپا کر کو جو کلیس یعنی لکھت ہے وہ بھوکو ملے اوسوقت برہمنانیں مہیس
 اور مہاراجہ کے رحم کی بہت تعریف کر کر گیا کہ بہر امتحان پنھارے دے دیا تھا تم بڑے دہراتا
 راجہ ہوا ہمارے لوگ میں چل کر آرام کرو مہاراجہ اوسوقت سورگ کو چل دیے۔

نوکر مہاراجہ دلپ سورج بنی راجہ کا۔ مہاراجہ دلپ نے اپنے عہد سلطنت میں کہا کہ گودین ہر ہر
 غیب میں اور شیر انگوارا کہتا ہے ایسا سونا چاہئے اور گودکا مارا جانا بند کر دیا ایک وقت مہاراجہ
 لکھتے تھے کہ مکان میں تھے اوسوقت لکھتے تھے کہ کام ہمیں نے انا لکھتے کہ اس راجہ کے

جی میں سچا رحم گو دین پر ہے یا اسے طرح کا حکم ہے اور ایک دن جنگل میں اپنے سامنے ایک شیر اوشنہ پیدا کیا اور شیر نے حسب عادت گود کو دبا یا اوسوقت مہاراجہ شیر کے مارنے کے واسطے اپنا تیر ترکش سے لگا لٹا چا یا اور ہمیں سے تیر نہ لگا اور نہ مہاراجہ کا ہاتھ ترکش سے چھو تا بت شیر نے کہا کہ مہاراجہ میں وہ شیر نہیں ہوں جو تیرے جھگانے سے بھاگ سکوں میں مہادیو کا گن ہوں مجھ کو حکم ہے کہ جو جانور اس جگہ پر آوے اوسکو مار کر اب یہ گود آئی ہے میں اسکو ضرور ماروں گا یہ سنکر مہاراجہ نے کہا اچھا اگر تجھ کو حکم ہے تو گود کو چھوڑ کر مجھ کو کھاسے لے اور شیر کے پاس بیٹھ گئے اوسوقت شیر غایب ہو گیا اور ہاتھ مہاراجہ کا ترکش سے چھوٹا اور گود خوش ہو کر بول کہ یہاں شیر کوئی نہیں ہے میں تیرے رحم کے امتحان کے واسطے یہ سب کیا تھا۔

باب چہارم صفت حلم میں

حکم کے معنی ہیں اپنا سے کم زور اپنے اوپر زور کرے اور اچھوت گاہ لائق اپنے دانشمندی سے منسوب غصہ ہو کر اوس پر ہاتھ نہ چلاوے اور ہر ایک کام کو من جانب پر شیر سمجھے۔

ذکر مہاراجہ بہرہ پر یہ مہاراجہ کی خاندان والے کا مہاراجہ بھیر بھجی کے نام سے یہ کھنڈ مشہور ہے انہوں نے تیسرا حکم اپنا انگرا برہمن کے گھر میں لیا اور پریم منہی دہر جو پہلے جنم سے اختیار کیا تھا اوسی طریق پر ہر چیز سے بے تعلق رہا کرتے تھے اس بات سے انکے بھائیوں فریاد و قوف جان کر خراب چیزیں کھانے میں انکو دنیا شروع کیں اور کھینوں کی حفاظت کا حکم دیا اور آپ تمام گھر اسی طرح کھانا پینا کپڑا وغیرہ کے بندوبست اور آرام میں رہتے تھے مگر انکو کبھی اسکا رنج نہ تھا انہایت خوش سے گذر اوقات کرتے تھے۔ ایک دن اوسوقت کے چاروں کے راجہ نے اپنے ایشٹ دیو دیوی کے سامنے بل دینے کو ایک آدمی تلاش کر لیا کوئی شخص راضی نہوا تب حکم دیا کہ وہ آدمی لاو جسکا کوئی وارث منع کر نہ والا سنو سپا پیوں نے جنگل میں انکو پکڑ کر راجہ کے سامنے موجود کیا اور حسب دستور شان پوجن کر کے دیوی جی کے سامنے کھڑے کر گئے اور پوچھا کلا کاٹنے کو کالی گئی اور سر اپ دیدیتے تو سر شٹ کی ناس ہو جاتی مگر اپنے حکم سے کچھ بول نہ دیوی جی نے خود موجود ہو کر ان سب کو مارا اور انکا چھوڑا دیا اس پر کچھ خوشی سنوے اوشہ کہ یہ جنگل میں چلے گئے۔ اور ایک مرتبہ لاہور کا راجہ رہو کنٹر یا لکی میں

سوار کیل دیو جی کے پاس گیاں پوچھنے جانا تھا راہ میں اسکی پاکی کا ایک کمار چار ہو گیا کہ ایک کمار
اور پکڑا جاوے او سیر وقت سپا ہی دوڑے اور کھیت کے کمار یہ پرائگو موٹا تازہ دیکھ کر
پکڑ لیا اور کماروں کے ساتھ پاکی میں روانہ کیا انھوں نے کچھ نہ کہا کہ میں بزمین پاکی
ہوں پاکی اوٹھا کر بدلے چلے مگر دس مٹا ستر میں جیسا لکھا ہے کہ چار ہاتھ آگے زمین دیکھ کر
قدم رکھنا چاہئے جس میں کوئی جاندار نہ ہو جائے اس طرح سے قدم اوٹھا کر کہتے تھے اچھا
پاکی اوجھلتی تھی راجہ کو بہت غصہ ہوا کماروں کو کہ تم پاکی اوجھالتے ہو تم کو خوب مڑاؤ میں
اونھوں نے کہا کہ ہمارا راجہ ہماری خطا سمجھ کر نہیں ہے یہہہ بنا کمار جو پکڑا گیا ہے بڑا نالایق ہے
ہمارے ساتھ قدم نہیں لانا ہے یہ سنکر راجہ نے بھر تھپی سے کہا کہ شاید تو بڑی دور سے آیا ہے
اور تھکا ہوا ہے اور اکیلا پاکی کو اوٹھا کر رہا اور سب سے دبلا اور بوڑھا ہے اور کھانا بھی نہیں
پاتا ہے جسکی وجہ سے پاکی سیدی نہیں دھلتا میرے ہاتھ میں کوڑا ہے اسکو دیکھ کر میں اس
سب شرارت تیری دور کر دوں گا تب راہ راہ چلے گا بھر تھپی نے کہا کہ ہم بالکل بیوقوف ہیں اس
کوڑے سے ہم کو راہ پر چلانا ناممکن ہے جیسے کہی دم کا سید باکرنا اور اندر سے کوششیں کرنا
اور ہرے کے کاغذ منتہر تانا اور مردہ کے بدن میں داڑھیں کرنا اور بچھا کر کھل لگانا ناحق ہے اور
تو بھانا فضول اور بے مطلب ہے اور آپ نے جو کہا کہ تو دبلا اور بوڑھا اور منزل میں تھکا اور بہت
دور چلا ہے یہ کما نفاذ ہو تھم ہے اس دیکھ میں جو آتما ہے وہ پیدا نہیں ہوتا اور کبھی
نہا ہے اور ڈنڈا نہ نہیں ہوتا اور کوئی بیماری اور عیب اسکو نہیں بکا پڑتا ہے یہ سنکر راجہ پاکی
سے اوتر آیا اور بھر جی کے چرن کلون میں گمراہ کیا کہ مہاراج مجھ سے بڑی خطا ہوئی میں
بڑا نادان اور نالایق ہوں مجھے کچھ سوچنا نہیں ہے اور آپ مہاراجہ پرش پاکیل دیو جی
سنگو ان ہو کہ مجھ کو گویاں دینے کے واسطے اسکا درشن دیکھ کر تار تھ کیا اچھہ طرح مجھ کو گویاں
راجہ جہنم کا بودہ بناؤ اور آپ نے فرمایا کہ مجھ کو ماہ کی نہیں ہے اس میں مجھ کو بیشک ہی کہو
کوئی کلمہ کہنا ہے وہ تھکا جاتا ہے جیسے میں راجہ میں لڑائی کرتے کرتے تھک جاتا ہوں اور
کہا کہ اسے کہہ دوں کہ اندر جو آتما ہے اسکو تھکا وہ غیور سے واسطہ نہیں تو ایسا نہیں ہو سکتا اسوجہ
راہ جسم کے اندر ہے اور جب جسم کو تکلیف ملی تو آتما کو بھی تکلیف پہنچتی ہوگی جیسے جو لمحے میں ایک

رکتے سے چونکہ گرم ہوتا ہے اور چولے کے گرم ہونے سے برتن چولہی کے اوپر کا گرم ہوتا ہے اور برتن کے گرم ہونے سے پانی برتن کے گرم ہوتا ہے اور پانی کی گرمی سے دال چاول برتن والے پختہ ہو جاتی ہیں اس طرح اس جسم میں بوندہ جیت آئیگا اور دوسرا اندر این حبس رخ میں ہو دیں تب آتما کو ضرور پختہ ہوگا یہ سنکر بھرتی ہو کہ راجہ یہ دشنام دینے کی طیر و نہیر اور آتما کی نہیں ہے دنیا کے پیو مار کی بات ہی کیوں آتما کی ہے اور دیکھ جو ٹٹہ ہے اور جو ٹٹہ کو چ سے لگا و نہیں ہوتا ہے جیسے کھل پانی میں رہتا ہے اور پانی اسکو نہیں چھو سکتا ہے اور اسکا جو ٹٹہ ہونا دیکھ کہ تو سندھ دیس کا راجہ کہتا ہے اور بالائی میں بیٹھا ہے اس میں تو چ ہے اور نیلا لگی چ ہے اگر کہہ کہ بالائی چ ہے تو اسکا بالسن منیت پٹی وغیرہ جس سے یہ بھی ہے اسکو ہم علیحدہ کر سکتے ہیں اسوقت اسکا نام نہیں رہے گا اور اگر تو کو کہیں برتن ہوں تو ہم تیرے ہاتھ پائوں سب عضو جسم کے جدا جدا کر سکیں اسوقت یہو گڑ نام نہیں ہو سکتا جو جیسے ایک مکان انڈیٹہ ہے اس سے بنا ہے اور ایک ایک اینٹ اسکی نکال کر علیحدہ کر دیتے تو ہمارا کام نہیں رہتا ہے اور اس میں سے ایک ایک درہ علیحدہ کیا جاوے تو اسکا نام نہیں رہے گا اس طرح دنیا اور سب چیز دنیا کی جو ٹٹہ ہے اور آتما چاہے کہ کوئی انگ کر کے نہیں بنا کہ اونکے علیحدہ ہونے سے غائب ہو جائے یا جسم کی تکلیف سے اسکو اثر پھونچے اسکو سنکر یہو گڑ کہل دیوئی کے پاس نہیں گیا راہ سے لوٹ آیا۔

دیکھو ہمارا امیر کھیرے جیسی راجہ کا ایک مرتبہ ہمارا امیر کھیرے فی برتاؤ میں وہی ایک دہشی کا برت کر کے دوا دہشی کو پان کرنا چاہتا تھا اسوقت دل نہرا بیدار تھی لیکر دو بار سا رکھ آئے اور مہاراجہ سے کہا کہ میں نے کل برت ایک دہشی کا کیا تھا آج جلدی چلو پر شاوٹے ہمارا راجہ نو کہا کہ بہت اچھا پر شاوٹا رہا ہے ابھی پائے رکھ جی نے کہا کہ جبنا میں آستانہ کر کے آتا ہوں اور جبنا پر آستانہ کرنے لگے اور ایسی دیر کی کہ دوا دہشی جو برت کے پان کرنے کی ساعت ہے گزری جاتی تھی اب تو ہمارا راجہ فی ہمنوں پر بوجھا کہ دوا دہشی میں پان کرنے سے مجھ کو برت کی نہ پھیل ہو نہ کناہ لگتا ہے اور یہ ہمنوں بدوں بھوجن کر لے پان کرنے میں تنگ چھوڑنے کا کناہ ہوتا ہے اس میں اسوقت مجھ کو کیا کرنا پڑتا ہے یہ ہمنوں نو کہا کہ آپ تھوڑا پانی پی لیجئے پانی کا پینا کھانا ہے اور کھانا بھی نہیں ہے ہمارا راجہ فی ہمنوں کی اتنی میں دو بار سا رکھ آئے اور ہمارا امیر کو دیکھ کر کہا کہ تو نے ہمارا بھوجن کرنے کو کہہ کر بدوں بھوجن

کرانے خود کھائے لیا ہے اسکی مزار کے واسطے جو کو ابھی بد دعا دیتا ہوں اور اپنی بد دعا سے ایک صورت نہایت خراب پیدا کی کہ جسکی آنکھوں سے آگ نکلتی تھی وہ تلوار ہاتھ میں لئے مہاراجہ کو سامنے دوڑی اور سو درسن چاکر جو سری پریشیر کے ہاتھ میں تھوہین وہ مہاراجہ کے پاس تھے مگر مہاراجہ نے اپنے فرط حلم سے کچھ خیال نہ کیا کہ رکھ جی نے ناحق سراب دیا یا یہ سراب جو سامنے آتی ہو کیا کر لی جیسے کٹر کو کھڑے رہے جب سو درسن جی نے دیکھا کہ مہاراجہ بولے نہیں ہیں اور یہ آفت قریب آیا چاہتی ہو تب خود دوڑے اور اسکو جلا کر دیو راجا سار کھ کو بھگایا وہ ذکر صفت بارہویں میں ظاہر ہے۔

باب پنجم صفت سخاوت میں

سخاوت کے معنی ہیں اپنی دولت جو مشقت ذاتی و فعلی حلال سے حاصل کی ہے اسکو بیواسطہ و غیر دو سر کو دیدے۔ ذکر مہاراجہ نے روچن قیرنشی راجہ کا مہاراجہ بے روچن جب سے تخت نشین سلطنت ہوئے اسکے ہاتھ سے سب دیوتا عاجز ہو کر سری پریشیر سے دادخواہ ہوئے پریشیر نے کہا کہ اس راجہ سے اگر تم لوگ کسی طرح سربرہنو کے صفت ایک صورت اسکے مارنے کی ہے کہ یہ راجہ جیسا ہمارے اوس سے زیادہ مخی ہے کہ کسی سایل کو اپنے دروازہ سے خالی نہیں ہوتا سو تم لوگ برہمن بن کر اوس کے دروازہ پر دوپہر کے وقت سوال کرو اور جب وہ پوچھے کہ کیا مانگتے ہو تب کہو کہ ہم تمھاری زندگی کو مانگتے ہیں وہ دیجے وہ اوس وقت اپنا جان دیدیوے گا یہ سنکر دیوتاؤں نے برہمن کی صورت بنائی اور دوپہر کے وقت راجہ بے روچن کے دروازہ پر جا کر راجہ سے وہی سوال کیا اوسنے بہت خوش ہو کر کہا کہ واہ کیا اچھا برہمن تم نے آج مجھ سے مانگا دیکھو اس دنیا میں انسان کا جسم پاکیزہ جو کوئی کسی کے کام میں نہیں آتا ہے اوسکا زندہ رہنا بیفائدہ ہے چاہے کام لگائے نہیں جان جاتی رہے مگر عذر نہ کرنا چاہئے اسواسطے کہ یہ جسم معہ تمام شے لعلقہ ایک دن خود بخود چھوٹ جاوے گا اوجس فوج کو یا اسکی متعلقہ اشیاء کو ارادہ کر کے دوسرے کے کام میں دیا اوسکو آفرین ہے اور اوس وقت اپنا جان چھوڑ دیا۔

ذکر راجہ برہمیک کا۔ مہا ہارہ میں اٹھارہ چھوٹی دل جمع ہوئی اوسمیں راجہ برہمیک آئے اور تین تیر ہاتھ میں تھے سر بریکریشن چیدر نے پوچھا کہ تم کس طرف شریک ہو گے اور تین تیر کیوں رکھتے ہو راجہ نے کہا کہ صیرون شکست ہوگی اوس طرف تیر کی ہونگا اور تین تیر اسواسطے رکھتا ہوں کہ ایک تیر جب چھوڑ دنگا تب سب

کرن کے پاس گئے اور سورج کو پنج مانگی راجہ فراموش وقت اپنا جسم پہاڑ کر نکال دیا نہ کی۔

ذکر مہاراجہ ہر شہنشاہ سورج منی لہجہ کا مہاراجہ ہر شہنشاہ راہیکر تہہ تنکا میں شہر سے باہر ہو گئے اور وقت بساوتہ فراموشی سخاوت کی امتحان کیو اسے جنگل میں تین صورتیں بنائیں۔ ۱۔ ہر منی لہجہ کا تہہ لہجہ کی اور مہاراجہ سے کہا کہ آپ اپنے راج میں سب لڑکیوں کا میاں لکھو یا کہ تہہ ہوا اب میری لڑکی بیوہ کے لایق ہے اور لڑکا بھی مل گیا ہے اسکا بیواہ کر دیجئے مہاراجہ نے کہا کہ جنگل میں میرے پاس کیا ہے جس سے

بیاہ کیا جاوے اور وہاں چلو وہاں ہو جاوے گا میں جی نہ کہہ کہ جو کچھ دینا چاہتے ہو اسکا سنگاپ کر کے ابھی کیا کر دیکھئے بیواہ کا کام یا اور کار خیر آئندہ وقت پر اوٹھار کھانا چاہئے مہاراجہ نے کہا کہ بہت اچھا یہ کچھ اور بیاہ کر کے لڑکی سے کہا کہ مجھ سے کچھ مانگا اوستے کہا کہ تو میرے مانگئے ہو دیوگا یا نہ دیوگے گا مہاراجہ نے کہا کہ ضرور دیوگا میرے خاندان میں مسائل کا سوال رد و ادا کیا قول ہو چکا

نہیں ہوتا ہے اوستے کہا کہ جو کچھ دوات تیری بادشاہت میں ہے سب مجھ کو دیوے مہاراجہ نے خوش ہو کر تشنگی کر دیا اوستے بعد میں جی بولے مہاراجہ مجھ کو بھی کچھ دیوے کچھ مہاراجہ نے کہا کہ کیا بیوہ اوستوں نے سو او من سو نا مانگا مہاراجہ نے کہا کہ سو او من سو نے پر مجھ کو فروخت کر لیا اور شہنشاہ سب بادشاہت لڑکی کو دیدی اور یہ سب کو سہتم مع رانی و لڑکا روانہ ہو کر کاٹھی جی میں سو او من فری

پر فروخت ہو کر ذکر مہاراجہ لکھو سورج منی راجہ کا۔۔۔ مہاراجہ سب لڑکیوں ایک سرقہ سہری گنگا جی آشنان کر رہے تھے ایک ہر جن نے مہاراجہ کا ساتھ ہزار رانیوں کو دیکھ کر اراوہ کا لڑکا کٹی اس میں سے مجھ کو مل جاتی تو اچھا تھا مہاراجہ نے کہا کہ کیا مانگتا ہے کہا ایک رانی چاہتا ہوں کہ ان سب میں دیکھ کر لے لے جب ہر جن سب کو دیکھ آیا اور ایک دوسری سے فرق لہی بیشی نہ کر سکا

کچھ نہ بولا مہاراجہ نے کہا کہ بولنا کیوں نہیں ہے کہا کہ آپ کی سب رانیان میں تو دیکھیں ایک سو لڑکیاں اور میں ایک رانی لینا چاہتا تھا اب میری عقل حیران ہے کہ کس کو لینا کیوں اور کس کو نہ کیوں مہاراجہ نے کہا کہ سب ایسے گا کہا بان او سیو وقت ساٹھو ہزار رانیان کا تشنگ کر کے اوسکو دیدیا اور نہ چاہے

کانوں سے مانگے اسکا اوستے خرچ کے واسطے دیا۔ اور جب سہا تو دیپ کا راج کر کے بسو جت جاگ کی اوستیں تمام دولت اپنی اسطرح پر پہنچا دیکھا کہ سو او منی کے ہر تہہ کے رفع ضرورت تاکہ کا سال باقی نہ رہ گیا۔ ذکر مہاراجہ ترک سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ ترک فری عہد سلطنت میں

گودن کے کشکپ کنڑکا معمول کیا اور اس کثرت سے گودین معہ لوازم اوسکے دان کی ہین جسکا حکم ناممکن ہے چاہیے آسمان کے ستارہ اور زمین کے ذرہ حساب میں آجادیں مگر مہاراجہ نرگ کی گودن کا حساب نہ ہو سکے گا تاہم میں جو دولت سلطنت کی حاصل ہوئی وہ سب سی کام میں خرچ کی اور اپنے نفس کی ضروریات میں کچھ نہ لگایا۔

ذکر مہاراجہ جو در شہر چندر بنی راجہ کا مہاراجہ جو در شہر نے اپنے عہد سلطنت میں دستور کیا کہ روز روز اپنے برہمن پرشنا دیالیوں تک کھانا کھاؤں اور اپنی حیات تک یہی کیا۔

باب ششم صفت قناعت میں

قناعت کے معنی میں تھوڑی چیز کو بہت جانتا اور جو کچھ بیواسطہ و غرض مل جاوے اوسکو خوش ہو کر مانتا ہے اور زیادہ کی حرص نہ کرے۔

ذکر مہاراجہ نجم سورج بنی راجہ کا۔ مہاراجہ نجم ایک مرتبہ جب کیواسطے پشت شہر جی مہاراجہ سے کہا اور وقت پشت شہر جی کو اندر نے بلوایا اور اندر لوک میں اندر نے اپنی جگہ کرنا پشت شہر جی سے شروع کر دیا مہاراجہ نجم فرما دیا کہ پشت شہر جی مہاراجہ جب کہ کو روپن گے اور دنیا میں زندگی کا اعتبار کچھ نہیں ہے ایسا کام اوشکار کھانا چاہیے اور بے امتنع جگہ شروع کر دوئی اوسوقت پشت شہر جی اندر لوک آئے اور جب میں اپنے نہ بولانے پر مہاراجہ کو۔ آپ مہاراجہ کا دیا مہاراجہ اوسی ساعت مر گئے اور جب جب پوری دیوتاؤں نے خوش ہو کر مہاراجہ کو زندہ کر دیا اور کہا کہ ہم کچھ بڑا دان مانگو مہاراجہ نے کہا کہ ہم فیض بیواسطہ و غرض پائی ہے اوسی میں ہو خوشی ہے زندگی کی خواہش نہیں رکھتے اب ہو یہی آتش راہ دیکھو کہ جہاں نہ رہتے دیوتاؤں نے کہا کہ چھا اوسوقت مہاراجہ پھر مردہ ہو گئے۔

ذکر مہاراجہ دیو پانی چندر بنی راجہ کا۔ مہاراجہ دیو پانی اپنی بھائی سنن سے خفا ہو کر جنگل میں ٹھیکہ رہتے تھے اور مہاراجہ سنن راجہ کرتے تھے ایک وقت بارہن میں تک راجہ میں پانی نہ برسا برہمنوں نے بچار کر کے مہاراجہ سے کہا کہ پانی کا تہہ برسا مہاراجہ دیو پانی کی خشکی کا باعث ہے اگر وہ جنگل سے اکیراں کرین تو پانی بر سے سیکر مہاراجہ سنن جنگل میں گئے اور راجہ کرنے کے واسطے عرض کیا اور انھوں نے منظور نہ فرمایا کہ ہم کسی جنگل پیار میں رہیں مہاراجہ کو راجہ جانتے ہیں تم لوگ کہ خوشی سے راجہ کر پانی برسے گا تب مہاراجہ سنن لٹ آؤ اور جب مہاراجہ دیو پانی کو کھاتا اوس طرح و پسین پانی برسا پایا۔

باب ہفتم صفت سلیم الطبعی میں

سلیم الطبعی کے معنی میں شور و شر سے پرہیز کرے اور باوجود مقدرت و کمال کے کسی سے عیب و خرابی نہ کہے ورنہ بیخلاف و خلع کام کرے۔

ذکر مہاراجہ کیجئے سورج بنی راجہ کا۔ مہاراجہ امر کیجئے گو سری پریشہ نے سو درسن چاکر عطا کیے اٹھائے کہ جسکا سامن کوئی مخالفت نہیں کر سکتا ہے اور چاہتے تو اپنے زور سے ہر ایک کو گزند و زیارتیہ بلکہ کوئی دیوتا باقی نہ رکھتے مگر کبھی کسی سے شور و شر نہ کیا اور نہ یہ مانا کہ سو درسن چاکر الیشہ کے شکستہ ہمارے پاس ہے۔

باب ہشتم و نهم صفت تزکیہ نفس یا ساداری حواس میں

تزکیہ نفس گوشتہ نفس امارہ کو طرح طرحی خواہشوں سے پاک کرنا اور پاسداری حواس یہ ہے کہ چھوٹے خمسہ جو اپنے کام میں بالیٰ طائیک بد مصروف رہتے ہیں ان کو بے اختیار کر دینا۔ ذکر مہاراجہ جنک سورج بنی راجہ کا۔ مہاراجہ جنک میں یہ وہ دو صفتیں اس درجہ کو پہنچیں تھیں کہ ایک ہاتھ پھول پر رکھتے تھے اور دوسرا ہاتھ گرم تل میں اور پھول کی ٹھنڈک اور گرمی والے گرم تل کی گرمی اشتر نہیں کرتی تھی اور تمام عمر دنیا میں سلطنت کا کام کیا مگر نفس کی خواہش اور حواس کی مختاری کبھی کسی کام میں نہوئی ہم تنہا راج سکد یو جی نے مہاراجہ جنک سے سوال کیا کہ دنیا داری کی کیا رہ کر دنیا سے علیحدہ ہونا کس طرح ہوتا ہے کہا ہاتھ لوگ دنیا میں رہتے ہیں مگر دنیا سے علیحدہ رہتے ہیں جیسے گل پانی میں پیدا ہوتا ہے اور پانی اوسکو کبھی نہیں چھو سکتا۔

باب دهم صفت ریاضت میں

ریاضت کے معنی میں اپنا دہم کرنا اور اوس دہم کی لکیفات کو گوارا کر کے ہر خاستہ خاطر نہونا ذکر مہاراجہ ہر ہر چند سورج بنی راجہ کا۔ مہاراجہ ہر ہر چند کو حیووت لبو امتر جی فی تمام طاعت لیکر اپنے سوا دوسرے ہونا پانے کے واسطے معہ مہارانی ولٹر کا فروخت کرنے لے چلے اوس وقت راہ میں وہ پوپ کی شدت ایسی ہوئی کہ درخت جتنے لگے اور پیاس کی شدت سے جان نکلنے کے قریب ہوا تب بسو امتر نے پانی لایکر مہارانی سے کہا کہ پانی پی لے اوسنے لکھ کر مہاراجہ پانی پی لیون گوتے تب میں پانی پی سکتی ہوں بعد ا اسکے میرا دہم نہیں ہے اور اٹکے سے بونچھا اوسنے کہا کہ خبیث

میرے مائیتا پانی نہ پین کے تب تک میں پانی پی نہیں سکتا ہوں اور مہاراجہ سے کہا اوٹھو نے جواب دیا کہ جب شنگھ پورا ہو جائے گا تب پانی پونگا بدو شنگھ پورا ہوئے میس اور ہم کہاں پیئے گا نہیں ہے اور تیس میں ہونچا مہاراجہ ایک بھنگی کے ہاتھ اور مہارانی موٹرا ایک برہمن کے ہاتھ فروخت ہوئے اور ان سے مہاراجہ مرگھٹ بین رہ کر ایک مردہ کے کفن سے سو او بالشت کپڑا اور سوار و پیہ حق اپنے مالک کا مردہ کے وارث سے تحصیل کرتے تھے اور کچھ دن بعد انکی مہارانی اپنا لڑکا مردہ مرگھٹ میں رکھنے کے واسطے لائیں مہاراجہ نے دہرم کی پابندی سے بدو کپڑا اور سوار و پیہ رکھنے نہ دیا اور بعد اوسکے وہاں کے راجہ نے انکی مہارانی کی گردن مار ٹیکو حکم دیا اوس پر بھی مہاراجہ نے درگزر نہ کی تھی کہ اوس وقت سری پر مشیر نے آپ موجود ہو کر انکے ہاتھ سے بچا لیا اور مردہ لڑکا زندہ کر کے پھر سنا تو دیپ کی سلطنت دیدی اور کہا کہ مہاراجہ یہ سب کام تمھاری دہرم کے اعتبار سے کیا اسوقت سے پھر مہاراجہ نے سلطنت کی۔

باب یازدہم صفت فہم میں

فہم کے معنی میں دوست دشمن کو پہچاننا۔ ذکر مہاراجہ بھولاش راجہ پر بیرت کے خاندان والی کا مہاراجہ پرتھو نے تانوسے جگ کر کے ایک جگ اور شروع کی اندر نے سوچا کہ مستک کرت یعنی سو جگ کا کرنیوالا میرا نام ہے اور مہاراجہ پرتھو جی اپنی بہ جگ پوری کر کے میرا نام ٹھایا جاتے ہیں جس طرح ہوسکے جگ پوری نہو تو دنیا چاہئے مگر جو گھوڑا جگ کا چھوڑا گیا ہے اوسکی حفاظت مہاراجہ کو مہاراجہ بھولاش کرتے ہیں اسلئے لڑائی کر کے بچاؤ نہیں ہوگا کوئی فربہ کو کام کرنا چاہئے اور چھانوے ۹۹ مرتبہ فقیروں کی صورت بنا کر گھوڑا چورانا چاہا مگر مہاراجہ بھولاش نے اپنی فہم سے پہچان لیا کہ یہ فقیر نہیں ہیں میرا گھوڑا چور اینوالا اندر ہے اور گھوڑا اپنا چورانے نہ دیا۔

باب دوازدہم وسیر و ہم صفت عقو تقصیر و صبر میں

عقو تقصیر کے معنی میں خطا دار کی خطا معاف کرنا اور کیرنہ اوسکا جی میں نہ رکھنا اور صبر کے معنی میں خاطر خواہ کام کو نہونے سے رنج نہ ماننا ذکر مہاراجہ بھولاش کی بیوی راجہ کا۔ مہاراجہ بھولاش کو سہراپ دینے سے جب دور بانا کرکھ کا سچا سو درسن جی نے کیا اسوقت رکھ جی پر مصلحتا دلوں کے پاس گئے سب نے جواب دیا کہ تمھاری خطا مہاراجہ معاف کریں تو سو درسن جی

سے نجات ملے گی اور سوائے اسکے کسی بطرح کسی کے کہ ان کی بات نہیں سہ تبارک جی مہاراجہ کے پاس آئے مہاراجہ نے بالکل خطا معاف کر کے سو درجن جی سے بچا لیا عفو تقصیر ایسا کام ہے کہ اپنے دشمن پر اختیار انتقام رکھ کر دنگڑ کرک اور جلدی سے رکھ جی کو سو درجن جی نے بھگا یا تھا اوس دن اس دن تک ایک سال کا عرصہ ہو گیا مگر مہاراجہ نے بالکل کھانا پینا نہ کیا براہز بر کے کھڑے رہے اور جب رکھ جی کو پشند کھلا چکے تب خود کھانا پینا بر اسکو کہتے ہیں۔

باب چہارم صفت علم میں

علم کے معنی میں بید پوران کو پڑھ کر کہیے اور عقل سے وہ علمی کام کرے جو مفید عام اور یادگار زمانہ ہو۔ ذکر مہاراجہ سیم بھو منو آراجہ کا۔ مہاراجہ سیم بھو منو جنھوں نے سب سے پہلے سلطنت کی بنا ڈالی یہ وہ جنھوں نے پیران کو پڑھ کر اپنے علم سے جتنے قانون سلطنت داری اور عدالت گسری اور عا پروری کے بین جاری فرمائے جنھیں سے مناسرت کر رہا برس سے یادگار زمانہ دستور العمل راجگان ہے اور باعث حیات جاودانی رہے گی۔ ذکر مہاراجہ راون نگا پوری واسے کا۔ مہاراجہ راون نے بید پڑھ کر لکھا وہی باعث یادگاری ہے اور نہ وہ خود ہے اور نہ کوئی شے اسکی باقی ہے۔

باب پانچم صفت عقل میں

عقل کے معنی میں نیکی اور بدی کو پہچان کر کام کرنا اور دیدہ و ندیدہ امور پر واقفیت رکھنا۔ ذکر مہاراجہ راجن چندریشی راجہ کا۔ مہاراجہ راجن جب کو مہاراجہ ہو سکتے ہیں ایسا عقل مند ہوا کہ اسکی تمام سلطنت میں جو کوئی اپنے جی میں ارادہ گناہ کرنی کا کرتا تھا اسکو اوسی وقت سمجھ جاتا اور ارادہ کے ساتھ اس جگہ پہنچ کر منہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد۔ اور صحت حواس وغیرہ میں جیسا موصوف تھا وہ ذکر صفت ۳۱ و ۳۲ کے بیان میں لکھا ہے۔

باب ششم صفت حق شناسی میں

حق شناسی کے معنی میں دنیا کو جھوٹ سمجھ اور سری پر مشیر کو حق مانتا۔ ذکر مہاراجہ پر بلا و دیشی راجہ کا۔ مہاراجہ میں کشب نے اپنے بڑے بیٹے پر بلا دجی کو راج نیت پڑھنے کو واسطے

پیشین انھوں نے یہ حکم کو دیکھ کر صرف رام نام سے کام رکھا اور باقی علموں پر توجہ نہ کی ایک دن
برہن کتب نے امتحان کیا یہ پادرجی نے کہا کہ تمام ہندو اور شاستروں وغیرہ کا خلاصہ رام نام
اور سکویں نے یاد کیا ہے اور فطرح کی جھگت سری پریشکر کی ہے وہ کام میں نے اختیار کیا۔

کافوں سے پیشکر کی کتب سنا محفل سے پریشکر کی کتب سمجھا پریشکر کی کتب زبان سے کہتا
پریشکر کی کتب یا کرتا پریشکر کے چرن کل پر پوجا چرنا پریشکر کی است کرنا

پریشکر کو اپنا ایک بھائیا پریشکر کو اپنا دوست انشا پریشکر کی راہ میں اپنا گوجان مال و شتا بھنا
یہ سنگھ برہن کتب نے پرہلا کو اوٹھا کر زمین میں ٹپک دیا اور کہا کہ ہمارے دشمن دیوتاؤں نے
اسکو خراب کر ڈالا ہے کہ بطرح کی تکلیف دیکر اسکی عادت چھوڑنا چاہئے اس کے واسطے ہاتھوں
پائوں کے پنجہ دیا پہاڑ سے زمین پر گرایا اگ میں جلایا پانی میں بانڈ کر ڈوبا کیا کمانے نہیں
دیا نہ ریا پائوں اور پچھوں سے کہوایا بہت دن کمانا نہ دیا متروں کا پروگ کیسک
پرہلا جی نے نہوت پریشکر سے کام رکھ کر اپنا طریق نہ چھوڑا جسکی بدولت پریشکر کے جھگتوں
جھگت راج کے گئے۔

باسیہ ہفتدہم صفت فرمانروائی میں

فرمانروائی حکم جاری کرنا کہتے ہیں اور فرمانروا یعنی بادشاہ سچا وہ ہے جبکہ حکم نہ روکے
- ذکر مہاراجہ پرہیہ برہت سرشٹ کرنا راجکا - مہاراجہ پرہیہ برہت نے جو تختہ رات کے انہیں
مٹا کر کو بنایا تھا اس کے نشان سات مرتبہ پیہ کی آد رفت سے سات ویپ لیتے تھا اور
ہر ایک کے ماتھے سمندر بن گئے تھے جبکہ ذکر صفت ۲۷ کے بیان میں لکھا ہے اور کہو کہ
کہ پھوڑ کیا کہ ساتوں سمندر میں صرف خالی پانی رہتے سے کچھ کام نہیں ہے چیز وہ چاہئے
جس سے ہماری علیا عمدہ عمدہ اشیاء کو تپانی پاوے اور حکم دیا کہ ایک سمندر میں نمک
ہو جاوے اور دوسرے میں میٹھا رس اور تیسرے میں دودھ اور چوتھے میں دھوا
اور پانچویں میں پانی اور چھٹوں میں گھی اور ساتویں میں شند وہ سب انہیں
چیزوں کے ہو گئے اور ساتوں ویپ کے گرد موجود ہے نام ساتوں ویپ کا۔

جبو ویپ پچھو ویپ گئیال ویپ کش ویپ گھوڑی ویپ شاہ ویپ

بانامہ سہبت خوش ہوا اور مکان پر آئیکر نوکرون کو حکم دیا کہ اس پر ہرہ کو مگا و رکھو کہ خود بخود کب گرتا ہے
بقیل اوسکے نوکرون نے نگاہ بانی شروع کی اتفاقاً ایک دن بدون ہوا وہ سپرہ الٹو کو کھنڈ جاکر راجہ
غرض کی بانامہ سہبت خوش ہوا اور ہوا یوچی کے پاس جاکر اوسکی اطلاع دی ہوا یوچی نے کہا کہ خوب
فوجیں طیار کر ٹرے بہادر اور زور دار سے جھگڑ لڑنا چاہیگا اوسی عرصہ میں سیکریشن چندر کے پوتا نرودہ
سونت نگر میں آئیکر بانامہ سر کے پاس قید ہو گیا۔ اسکی خبر پاکر سیکریشن چندر بارہ اچھوٹے دل فوج سے
بانامہ پر چڑھائی کی اور بانامہ بھی بارہ اچھوٹے دل فوج آئیکر شہر کے باہر مقابل ہوا مری کر شہنشاہ
سورسن چکر سے بانامہ کے ہاتھ کاٹا شہر کے لئے جب چار ہاتھ باقی رہے اور بانامہ لڑائی سے
خوب آسودہ ہو گیا تب ہوا یوچی نے اکیہ بانامہ کو چھوڑا دیا اور نرودہ جی کو سیکریشن چندر کے
ساتھ کر کے لڑائی موقوف کرا دی۔ ذکر بھیکیم تپامہ چندر بنی راجہ کا۔ ایک مرتبہ پیرام جی
چتر یون کو مارنے ہوئے بھیکیم تپامہ کے پاس پہنچے اور کہا کہ ہم وہ پیرام میں جنھوں نے
اکیس مرتبہ چتر یون کو مار کر دنیا کو صاف کیا ہے بھیکیم تپامہ نے کہا کہ سہاراں او سوت
ہم نہیں تھے اب ہم ایک چتر یون موجود ہیں ہم کو مار دو تو سب چتر یون کا مارنا صحیح سمجھا جاوے اور لڑائی
شروع کی اوسین پیرام جی کو سواے بھاگنے کے اور کسی طرح بچاؤ دیکھ نہ پڑا لڑائی چھوڑ کر
بھاگ گئے۔

باب نوز دہم صفت اقبال میں

اقبال اسکا نام ہے کہ اپنے کرنے سے اور بدوں اپنے۔ کئے خاطر خواہ کاموں کا سر انجام دینے میں سے
درجہ ہے۔ ذکر ہرن کشت و تیر بنی راجہ کا۔ ہرن کشت جسدن رات کی وقت اپنی کچری میں تجویر کرتا تھا
کہ کلہو تھان تب کو دورہ کرنا ہے اوسوقت ٹرے ٹرے دیوتا اوس سمت کو تعلیم سے منشا کر کے
سب شکرین صاف اور پانی سے چھرتو تھے اور بجائے شکر پر پھول بھاتا تھے جسین صبح کو
وقت راجہ اسی ٹھنڈی شکر پر اندر فرتے۔

ذکر مہاراجہ بنے روجن و تیر بنی راجہ کا۔ مہاراجہ بنے روجن ایسے بلند اقبال ہوئے کہ ہمیشہ اپنے
خالص دیوتاؤں پر نظر فرمایا ہوتے تھے اور انکے حملہ سے کوئی دیوتا ہلک نہیں سکتا تھا۔
ذکر مہاراجہ امیر کچھ سورج بنی راجہ کا۔ مہاراجہ امیر کچھ کے عہد سلطنت میں سری

سری پریشہ نے سو در سن چکر کو حکم دیا کہ تم مہاراجہ کے سامنے حاضر ہا کر دو اور جو مخالف مہاراجہ ہو
اوسکو مار دیسوقت دو و بارہا کھہ مرپ سے ایک صورت حزب راجہ کو مار دو و تری سو در سن جی نے
اوسکو خاک کوڑا لانا اور دو بارہا کھہ کو تمام دنیا میں پھرا کر مہاراجہ کو قد مون میں گرا دیا۔

وکر مہاراجہ رگھو سنج منی راہیکا۔۔۔ مہاراجہ رگھو کے عہد سلطنت میں یرتن نو من کے
بہادر تھی کو تہس جی کو چودہ کروا شرفیہاں اپنے گور و چھنا دینے کے واسطے مانگنے
گئے اور مہاراجہ رگھو مسوجت جگ کر کے تمام سامان سلطنت کا دان کر چکے تھو مٹی کے بتون میں
رفع فرمایا کرتے تھے اس حال کو دیکھ کر کو تہس جی نے سوال نہ کیا آشر باد و دیکر چلنا چاہا مہاراجہ
نے پوچھا کہ بدون کچہر کے آپ کیوں لوٹے ہو جو کچہر کہنا ہے اوسکو کہہ دینا چاہئے اونھوں نے
کہا کہ میں جب گور و جی سے جو وہو بدیا پڑہ چکا تب اونھوں نے حکم دیا کہ چودہ کروا شرفیہاں گور و چھنا
دیکر کر جا اوس کے واسطے میں آپکے پاس آیا تھا لیکن میری کم نصیبی کہ ہوقت ایسا آپ کو پاس کیسا
کہ میں آپ سے کہوں اور آپ دیون مہاراجہ نے کہا کہ میرے پاس دولت کا نہونا ظہر ہے مگر آپ
تھریہ میں بند و بست کرتا ہوں جب نزل سکے گا لوٹ جانا اور تجو زلیا کہ ہم مہاراجہ تین لوک کر کھلا
ہیں اور گور و جی دولت کے مالک ہیں اونے لیکر بہرہ میں کو دینا چاہئے اسپر کو بر جی ذرات کیوت
اشر فیان بر سنا شروع کیں میدان تک کہ تمام اچو دھیا اشر فیون سی پھر کئی صحیح کیوت خراجچون نے
عرض کی کہ مہاراجہ کو ٹھیاں اشر فیون سے رات کیوت خود بخود بھر گئی ہیں اور ہر گھہ راہ اشر فیان
ڈھیرہ میں کہا چودہ کرو کی دس گون میں یعنی مالک اکر و اشر فیان کو ٹھی ہوا کو دیکھا وین اور بارہا دیا
بند و بست ہوا ورجو اشر فیان راہ میں پڑی ہیں وہ ہمارے خزانہ کیواسطے جمع کیجا وین اور جو مکانا
رعایا میں اشر فیان ہیں یہ سب مکان والون کو معاف۔

باب بستم صفت طاقت واری میں

طاقت زد کو کہتے ہیں جس سے طرح طرح کے مشکل کاموں کا سر انجام ہو جائے۔
وکر مہاراجہ راوہ لنگا پوری والو کا راوہ کو شیوجی کا ٹرا بھگت تھا جب پارہتی جی لہما نچل ہا پڑ
ہو تین اور شیوجی کیلاس پر ہوتے تب دونو ہاٹونکو ہاتھ سے اوٹھا کر شیوجی اور پارہتی
جی کا پوچھ کر تا تھا۔

ذکر ہمارا سر قریب رہی راجہ کا جب وقت با اسرا اپنے ساتھ اٹھ نوا کے کی تلاش کی اور کوئی نہ ملا تب
 پہاڑوں کو دیکھ کر انداز کیا کہ یہ بہت بڑی مضبوط ٹیٹھے میں اور کسی کو ہانے لایق نہیں ان پر روز
 آنا ناچا ہے اور پہاڑوں پر ہاتھ مارا کتے پھاڑا دکھائے اور کتے پہاڑوں کو ہاتھ سے لٹکا
 - ذکر ہمارا راجہ سگر کے ساتھ ہزار اٹھ کون کا - جو قوت ہمارا راجہ سگر کے لبو جتا جگ میں اندر
 گھوڑا چور کر کے لے لیو جی کے پاس پتال میں باندھ دیا تھا اس وقت ان اٹھ کون فریاد و رنج
 کھودنا شروع کیا ایک ہاتھ سے چار کوس لمبی چوڑی گدی مٹی اور کھڑی تھی جسکے چاروں طرف
 دیپ پس حیو دیپ میں بن کر موجود ہیں -

نام ٹھہ دیپ کا - سورن پر تھ - چند رسول - آبرتن - رنگ - منہ - رہن - پانچ جن
 - سنگھ - لنگا -

ذکر ہمارا راجہ بھر تھ چند رہی راجہ کا - ہمارا راجہ بھر تھ لکھن میں جب جنگ کی طرف توجہ فرماتے تھے تو تیر کو
 ہاتھ سے پکڑا لے تھے اور کتے تھے کہ پتھیار سے جانو کاٹا یا چندے میں بھینسا مارا دیکھا کام
 نہیں ہے زور اسکا نام ہے کہ مخالفت کے خاطر خواہ زور کا تحمل ہو کر اوسکو مغلوب کر دے اور
 حیوانوں سے زیادہ انسان میں طاقت نہونی تو زور کی صفت سے موصوف کیوں ہوتا -

ذکر بھیم سین چند رہی راجہ کا - بھیم سین جو قوت اپنا گدالیکر دھتے تھے اس وقت زمین ہلتی تھی اور
 سیس جی کا کچن شکست ہوا جاتا تھا اور سب پہاڑ کا پتہ تھے اور اچیل کو زمین پاؤں کی ہوا
 چار چار کوس کے دخت اوڑھتے تھے اور ہاتھ بھر تھ میں ساٹھ ہزار تھیں کو پکڑ کر آسمان
 بھینک دیا جو ہوا میں پڑ کر آج تک ہزاروں برس کے مرہ پیر کرتے ہیں اور زمین پر نہیں آسکتے ہیں

باب بہت ویکم صفت یادداشت میں

یادداشت کے نسخے ہیں یاد رکھنا اور دیدہ و شنیدہ معاملات کو کبھی فراموش نہ کرنا -
 ذکر ہمارا راجہ بھر تھ پر یہ راجہ کو خاندان والے کا - ہمارا راجہ بھر تھ کا نام تھ بھر تھ جنم میں بھر تھ
 ہوا اور جو حال ہو جنم کا تھا سب بالکل یاد رکھتے تھے ایک تیر راجہ پر بھر تھ ہوا اور بالکل دیو جی کو پاس
 کیا ان پوچھنے جاتا تھا راہ میں اسکی پالکی اوٹھانے کو بیکار کچھ کئے جب پالکی اوتری اور راجہ فی
 گفتگوئی تب ہر طرح جواب سے راجہ کو طہ میں کرنا حال بیان کیا کہ میں نے راجہ بھر تھ پر بھر تھ

اجناجھ گھنڈ کا نام بھرتھ گھنڈ ہو گیا اور بین پہلے راج کرتا تھا بعد اوسکے راج چھوڑ کر گنڈ کی ندی میں بدیا دہر گنڈ پر پیشیا کی وہاں ایک دن ہرنی کے پیٹ کا بچہ شیر کی آواز سے پانی میں گر پڑا اوسکو اٹھا کر ایسی محبت سے پرورش کیا کہ مرنے پر کالجھر ہاٹھ کا ہرن ہوا وہاں خشک تپہ اور خشک گھاس سے گذر کر کے پھیر دیا دہر گنڈ میں آیا اور ہرن کا جسم چھوڑ کر انگڑا سر میں کے گھر میں پیدا ہوا جو جسم بوجھو یہاں بھی پر مہنسی مت رکھتا ہوں کہ دنیا کی سب چیز چھوٹھ ہو اور سری پر شیر سچے ہیں۔

باب ہست و دوم صفت مختاری میں

مختاری کے معنی ہیں ہر کام میں با اختیار ہونا

زکمر ہرن کشت و نیوگا۔ راہی ہرن کشت و نیوگا ریاضت شاقہ و اختیار حاصل کیا تھا کہ سب بھاجی کر جو پیدائش مخلوق تھی جو کسی لاکھ قسم کی ہوتی ہو اور اسے مارنے مردن اور نہ کو مردن اور نہ کھیر میں نہ باہر مردن نہ تھافین مردن اور نہ زمین میں مردن اور نہ تو دیپ میں اکیلا بادشاہی کر کر خاطر خواہ کب کہتا ہوں اور ہر طرح کی صورت بنا لینے کا اختیار تھا بادشاہت کے کام میں راجوں کی صورت رکھتا تھا اور لڑائیوں کی وقت میں نہایت خوفناک صورت بن جاتا کہ تیرا سنے اور ہرن ناچھ اسکے بہائی نے ایسا جسم اپنا لبا چوڑا کیا کہ سورج منڈل جو چوراسی لاکھ جو جن کو س زمین سے اونچے پر ہے وہ انکی کمر برابر ہوا اور سلیو لوک کا آنا جانا روز کا کام بطور سیر کے تھا۔

وکر بھیکم تپا مہ چندرینی راہ کا بھیکم تپا مہ کو اختیار تھا کہ جب چاہوں مردن اور جب تک نہ چاہوں نہ مردن جس وقت مہا بھارتھ میں لڑائی کر کے گریے اور نہ تو نہیں دھچنایں سورج نکلا کہ ابھی نہ مردن کا جب اوتر این سورج مکر اس کو پو وینکے تب مر نیگے اور یہی کیا کہ جب تک دھچنایں سورج رہے تب تک اسی جگہ باؤن کی سیج پر آرام کیے رہے اور جس دن اوتر این سورج مکر اس کے ہوسے اوبیدن سورج کو چلے گئے۔

باب ہست و سوم صفت تمیز میں

تمیز کے معنی ہیں ہر کام کو عمدگی اور اچھے مقرر کرنا

وکر مہا باپا مہ پر سورج مہشی راہ کا۔ مہا راہ مہ پر سورج مہشی راہ کا کیا اسٹے ایگ نہیں چھپا سٹے کو زکمر خاطر خواہ قیمت دیکر ہم پہنچائیں جن کو دن نے ایک مرتبہ دیکھا اور وہ سے بری کچھ نیچے دودھ تپا

اور سونے کی سنگ و چاندی سی تم مندر ہے دو سالہ پٹھیر پر چار سو تین سو سے دم کا کوچھا آراستہ
دودھ کو واسطے پھول کا برتن ساتھ اور باوجود اس کثرت کے سب لوازم ہر ایک کو دکا برابر قیمت
ہوگا یا کہ حسین ایک رقی کا فرق کمی بیشی نہ تھا۔

باب بہت و چہارم صفت خوبصورتی میں

خوبصورتی کے معنی میں اچھی صورت رکھنا جسکو دیکھ کر دنیا بیکانہ فریفتہ ہو جائے
ذکر مہاراجہ پور و راجندر بنی راجہ کا۔ مہاراجہ پور و راجہ اک مین تخت نشین ہوئے اور
ایسے خوبصورت تھے کہ انکی وضو رسی کا حال ناروجی سے شکر اور بی بیہوشی اندر
وغیرہ دیوتاؤں کو چھوڑ دیا اور سورگ سے یہاں آکر رہ گئے جس سے چھپرے کے بیویا بچے

باب بہت و پنجم صفت مستقل مزاجی

مستقل مزاجی کے معنی میں صیبت کی وقت میں مضطرب نہ ہونا
ذکر مہاراجہ گوبلیا شش سو بیس بنی راجہ کا۔ مہاراجہ گوبلیا شش نے اپنے عہد سلطنت میں
کوئی دافو وغیرہ تکلیف دہ بندہ خلائق کو باقی نہ رکھا ایک مرتبہ آوت تنگ من مارتھ وارڈس سے راجہ دتت
مہاراجہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے اپنے راج میں تکلیف دہی کی رسم مشاوی مگر دیوندر
وانو پڑا زبردست مارتھ وارڈس میں نہیں کوئی بچہ ہمیشہ سو یا کراتا ہی اور ہر ایک سال کراکیر
اوسکے جیڈا رہنویکا مقرر ہے اوس وغیرہ ورتک کو آدمی جانور درخت کو اپنی دم سے کھینچ
لیتا ہے اور کبھی طاقت نہیں ہے کہ اوسکو مار سکے مہاراجہ نے یہ حال سنکر مہاکیش نے راجہ
بٹیوں کو مارتھ وارڈس کی طیاری کی اور مقام پر پہنچ کر دیوندرہ وانو کے سامنے کھڑے ہوئے
وانو نے اٹھ کر مہاراجہ کی طرف ایک دم چھوڑا اوس کو اکیس ہزار بیٹیوں میں بیٹل ہزار نو سو
ستانو سے جل کو خاک ہو گئے صرف تین بیٹے اور مہاراجہ باقی رہے مگر مذکورہ فی مستقل مزاجی
کچھ خیال نہ کیا اڑائی کر کے وانو کو مار ڈالا جس کے باعث سی مہاراجہ کا دوسرا نام
نام دیوندرہ مار ہوا۔

باب بہت و ششم صفت نرم دلی میں

نرم دلی دل کی ملائمت کو کہتے ہیں جو کہ کسی تکلیف دیکھنے سے

ذکر مہاراجہ اتھرجی رگھونشی راجہ کا۔ مہاراجہ اتھرجی نے حکم دیا کہ ہمارے عہد سلطنت میں کوئی سیکڑا ٹیکس نہ دے اور بیلوں سے کام نہ لیا جاوے اور نہ کو دین دہی جاوے اور طوطا مینا وغیرہ جانور جو آمبول کے ہاتھ میں قید رکھے جاتے ہیں انکو کوئی نہ کیڑے اور سب کا رنج جو دوسرے کی وجہ سے ہوتا ہے مٹا دیا۔

باب بہت و ہفتم صفت الوالعزمی میں

الوالعزمی طبیعت داری کو کہتے ہیں جو طرح طرح کی چیزیں ایجاد کرے اور مشکل سے مشکل کام کا سرانجام واسطے آسائش خلق کے کر دے

ذکر مہاراجہ پریرت راجہ کا مہاراجہ پریرت فی ایک پدم دس کروڑ برس راج کی اور پھر عہد سلطنت میں تجویز کیا کہ میرے وقت میں کوئی آفت ارضی و سماوی جس سے تکلیف خلائق کو ملتی ہو نہ ہونا چاہئے اور دنیا سے آفت کی رسم مٹا دی اور کچھ کہا کہ چار پیروں کی عبادت ہو جاتی ہو اور آفتاب کی ہونو سے جہان تاریک معلوم ہوتا ہے اور میں نے ہر طرح کے عجیب و غریب کی صفائی کر دی جو یہ انداز پر نہیں مٹا دینا چاہئے اور جیسا کہ تھ سورج نارین کے پاس ایک پچھیر والا سات منو جو گھوڑے ارادہ پر چلنے والے چلاستے ہیں بتدبیرات مناسب بنایا اور اسی قسم کو گھوڑے منگو اور زمین لگائے اور ہر روز کیوقت اوس پر سوار ہو کر تمام دنیا کا دورہ سات مرتبہ شروع کیا اوسکی روشنی دن کی طرح رات بھر بھیلی رہتی تھی اندر ہیرا نام کر کے کو دیکھ نہ پڑتا تھا اور سات مرتبہ کی آمد رفت پچھیرے سات ویپ اور سات سمندر بن گئے کعبہ دیون اور سمندر بن کا نام بیان صفت اے امین لکھا ہے۔ ذکر مہاراجہ پریتھوراجہ پریرت کے خاندان والے راجہ کا مہاراجہ پریتھوراجہ اپنے عہد سلطنت میں انداز کیا کہ زمین پر شیب و فراز ہے اور آبادی زمین کے خلاف ہے یعنی جسکو جہان رہنا چاہئے وہاں نہیں رہتا ہے اور پیشہ جدا جدا نہیں ہے یہ سب کام ہونا چاہئے اور جہان ہی آفتاب نکلتا ہے اور جہاں غروب ہوتا ہے وہاں تک سب زمین کو برابر ایک تختہ مسطح کر دیا اور وہی طرح کی آبادی زمین پر کی۔ گانوں نے پورے شہر کا قلعہ پورہ لے گو سالہ سے چھاونی کے کمان ہر چڑکی ۹ کمیت والے کمان لے پہاڑ کی کھاڑی کی کمان لے گانوں اوس آبادی کو کہتے ہیں جہاں آبادی ہو اور بازار بنو اور پورا دس آبادی کو کہتے ہیں جہاں آبادی

معہ بازار ہو اور جہاں بہت بازار ہیں ہودین اوس کی بادی کو شہر کہتے ہیں اور جس جگہ لڑائی کا سامان اور حاکم وقت رہے وہ قلعہ کہتے ہیں اور جس جگہ امیر ریتے ہیں وہ پورہ ہے اور گوسالہ طویل فیضانہ وغیرہ جانوروں کے رہنے کے مکان کو کہتے ہیں اور کھان اور جگہ کو کہتے ہیں جہاں ہونا چاندی جواہرات یا کسی قسم کی چیزوں کا جھوم ہوا اور جگہ صرف کیمت والے رہتے ہیں وہ کمیتوں کے چھپرے ہیں اور پھاڑ کی کھاڑ یوں میں خوشکاری وغیرہ رہتے ہیں وہ پھاڑی آبادی ہے۔

اور تمام رعایا کو بولا کر ہر ایک کا پیشہ جدا جدا اور سب کی معاش کو اسی ذریعہ سے منظم کر دیا جسکی وجہ سے ہر قسم کا پیشہ جات اور اونٹنے کاموں میں طرح طرح کی ایجادوں کی صورت اور دنیا کا فروغ قائم ہے اگر کوئی چاہے مہاراجہ پر تھو کے وقت کی نئی ایجادوں کی تعریف اور لکھے تو کمان تنگ لکھے بے شمار چیزیں اور جو کچھ ہیں انہیں کا بنایا اور کیا ہے۔

ذکر مہاراجہ پراچین بریکھ پر برت کے خاندان والے کا۔ مہاراجہ پراچین بریکھ نے انداز کیا کہ مید شاستر میں لکھا ہے کہ جگ کرنے سے زمین پاک ہوتی ہے اور زمین میں لکچر فنی راجہ ہوں اور میرے عہد سلطنت میں جگ ہو کر تمام زمین پاک ہو جانا چاہئے اور ایک طرف سے زمین پر جگ شروع کر کر کہ جگ کہ ڈالی جس جگ کی بدولت ہر جگہ پر کس جتا موجود ہو اور سب کی جگ پوری ہوتی ہے۔

ذکر مہاراجہ راوٹ لکھ پوری والے کا۔ راوٹ نے اپنے عہد سلطنت میں تجویز کیا کہ پوناؤں کے پاس باج ہے جو اپنے ارادہ پر ہوا میں چیتے ہیں اور میں مہاراجہ ہوں میری گھر میں ہر قسم کی چیز چاہئے اور لکھ پوری سے کویر جی کا ہاں لاکھ موجود کیا اوسی پر سونہ اکڑا تھا اور لمبائی چوڑائی اسکی چار چار کوس تھی اور چاہے جس قدر آدمی وغیرہ سوار ہوں گے پیشہ جگہ خالی پٹری رہتی تھی اور کسی بوجہ سے چلنے میں معذور نہ تھا ہزار کوس کا آنا جانا مثل خیال کے کرتا تھا۔ اور ایک تہ حکم دیا کہ جم پوری میں جو اٹھائیس ننگ بنے ہیں انہیں ضرور ہے کہ جانداروں کو اپنی گناہ کی وجہ سے جانا چڑے اور ننگ کی تکلیفات بہت سخت ہیں اور کسی کے مٹانے موافق نہیں ہیں اور بادشاہوں وقت میں اسی قسم کے نامنوں کام ہو جانا چاہئے اور چوہر میں ننگ بٹوا چکا تھا کہ زندگی نو فلانہ کی چار ننگ باقی رہ گئے اور راوٹ کے نہ بڑے پھر اٹھائیسو لکھے موجود ہوئے۔

ذکر بیوس موت منو سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ بیوس موت منو نے انداز کیا کہ ہاشم ورتا لا ب جو الکا پوری میں ہے اوسکا پانی صرف دیوتاؤں کے خرچ میں ہی جاری راج کوادی اور جانوروں کو ملنا ہی ہے ایسا نہ چاہیے لہذا شٹ جی مہاراج وہاں جا کر یہاں ندی نکال دینا مقبیل اوس کے لہذا شٹ جی الکا پوری گئے اور ہاشم ورتا سے سری مہر جو کو لائے مہاراجہ نے حکم کیا کہ سب لوگ بلا ترحمت اسکا پانی خرچ میں لاویں جواب تک کہ دریا بہا جس سے اور نیشہ کیواسطے ہر شخص کو واسطہ آسائش دینا وعقبہ ہے۔

ذکر مہاراجہ ریوت سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ ریوت نے انداز کیا کہ ہمارے عہد میں کوئی جگہ ویران نہ رہے اور ایسا انتظام کیا کہ کوئی جگہ آبادی سے خالی نہ کیجی تب حکم دیا کہ ہمارے نیرنگ مہاراجہ سگر کے اٹھ کون سنہ جو زمین کھود کر سمندر کر دیا تھا اوسکو ٹھوکر کچھ زمین بنا کر پھاہے کیونکہ جبکہ کوہ نامک تھا اوسکا پٹ جانا بھی ممکن ہے اور دوار کا پوری ہم کو س کی لمبی چوڑی سمندر پاٹ کر آباد کر چکا تھا جواب تک قائم ہے بعدہ حیات نے وفات کی۔ ذکر مہاراجہ مرت سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ مرت نے انداز کیا کہ طرح طرح کے جگ راجہ لوگ کیا کرتے ہیں میرے وقت میں ایسی جگہ کیجا دے جو کسی نے نہ کی ہو اور اکیس ہزار عہدوں کا لڑا کر کے جب شروع کر لائی اور جتنی زمین جگ کرنے میں آتے ہیں سب سونے کی سنگوائے اور ایسا دھوم دھام سے آہوت دیوتاؤں کے نام پڑا کہ اندر وغیرہ دیوتا اپنا حصہ لیتے لیتے عاجز ہو گئے اور فی زمین ایک ہاتھی اور ایک گھڑاؤں غوثنگار اور وٹل خدمتی عورت اور وٹل ہزارا شرفی بیٹے کو بیٹے میں لکھا ہے مہاراجہ مرت فراس سے کمر و حصہ زیادہ دیا کہ وہ دولت بی شمار میں ہونے لگا اوشٹائے نہ اوٹھ سکی جابجا پھینک دی جس دولت افتادہ سے دوا پر جگ میں مہاراجہ جو دہشتہ نے کب قدر اوشٹا کر اپنی جگہ پوری کی۔

ذکر مہاراجہ انسومان لیٹ بھگیا تر سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ انسومان کو کیل دیو جی بھگوان جو پوجا کر راجہ کر کے ساٹھ ہزار پوتر جو آپ کو سرب جو حکم خاک ہوا میں اونکی موت کس طرح ہوگی کیل دیو جی لکھا کہ انکی موت ایک صورت سے ہو سکتی ہے کہ سری گنگا جی کو سو رگ لوگ سے جب کوئی اس مرت لوگ میں لے آوے اوس سے یہ سب اور ہر طرح کے پانی تر سکتے ہیں مہاراجہ انسومان نے تجویز کیا

کہ یہ کام شکل ضرور ہے مگر اپنے راج میں ضرور لایا جائے اور اپنی راج چھوڑ کر سکے واسطے پیشیا کی اور بدلتے مہاراجہ دیپ نو اور اسی امید میں موت آگئی اور گنگا کی کاوش میں نہو کا تب مہاراجہ بھاگتے تھے راج چھوڑ کر پیشیا کی اوسوقت سری پریشتر نے گنگا کی کو دیا اوسکو سوگ لوک والا کیسٹو لوک کی ہندو انکو سوکت کر دیا وگھر مہاراجہ ہرند چندر بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ بھرتھ نے انداز کیا کہ چار دانستہ والو ہاتھی دیو کو میں تین بیان نہیں ہیں اور اس کثرت سے جمع کیونکہ اپنے جنگ میں لیسو ہزار برہمنوں کوئی ہزار چوڑا لاکھ ہزار لکھتو کا نوے ہاتھی دھچکا دئے اور جو کام ان کے لئے تھے ان کو کوئی راجہ نہیں پہنچ سکتا ہے جیسے کسی آدمی کا ہاتھ آسمان تک نہیں پہنچتا۔

باب بیست و ہتم صفت عاجزی میں

عاجزی کے معنی میں اپنے بزرگ کا ادب کرنا جس سے بزرگوں کی خوشی اور سعادت و جہان حاصل ہوتی ہو وگھر مہاراجہ انسومان سورج بنسی راجہ کا مہاراجہ انسومان نہایت باادب و عجز پسند ہو جو دیکھتا خوش ہو جاتا۔ جسوقت کیل دیو جی بھگوان راجہ سکر کے ساتھ ہزار لاکھ لوگوں کا کرٹھ بنے آئے انکے سامنے کوئی دیوتا نہیں جاسکتا تھا اوسوقت مہاراجہ انسومان پہونچے انکے ادب لچائی کو دیکھتے ہی کیل دیو جی خوشی سے پھول اٹھے اور وہ گھوڑا جو ساتھ ہزار کے مرنے پر نہلا تھا اور کھینے لانی کر نہیں آسکتا تھا اوسوقت دیدیا۔

باب بیست و نهم صفت مروت میں

مروت کے معنی میں نیک و بہادر دوست و دشمن سے کسی کام میں انکار نہ کرنا وگھر مہاراجہ گھوسورج بنسی راجہ کا۔ مہاراجہ گھو کو ایک گندہ پڑا ایک پھل دیا جسکے کھانے سے آدمی پچیس برس کا جوان بنا رہتا ہے اور بدن سے خوشبو آنے لگتی ہے مہاراجہ نے اوسکو اوس میں سے پانچ پھل دیا جس نے ساتھ ہزار رانیان مانگ لیں تھیں اوسنے خیال کیا کہ مہاراجہ نے رانیوں کی وجہ سے پانچ پھل بھیجے ہیں عجب نہیں ہے کہ اسکا پھل بیکس یعنی یہ نہ ہو اور کھانے والا ہر جا سے آسے خود نہیں کھایا ایک بوڑھے معذور آدمی کو دیدیا وہ زندگی سے تنگ تھا بلا استفسار کھا گیا اور اوسوقت اوسکے اثر سے دیوتا تک طرح پچیس برس کا جوان خوش وضع ہوا اور بدن سے خوشبو آنے لگتی ہے برہمن نے بڑا افسوس کیا کہ میں نے ناحق مہاراجہ کو اپنا دشمن جان کر یہ دولت بے بدل اپنی ہاتھ سے

کرومی مگر مہاراجہ بڑے مروت و ارپن چیرے جانے پر میرے عیب کا کچھ لانا نہ دیا مگر دوسرا پھیل
 منگو اور بوسنے کیوں اور منگے مزاج میں ناگ کرنے کی عادت نہیں ہے اور اپنی جگہ سے چل کر مہاراجہ کی بات
 آیا اور اپنی کوتاہ اندیشی اور پھیل کے نہ کھانے کا حال بیان کیا مہاراجہ نے منگے کو کچھ نہ کہا کہ وہ پھیل کے
 راج میں نہیں ہوتا ہے بلکہ تھوڑے پاس بیٹھاؤں نے بھی پاتھا وہاں میرے ساتھ علیہ میں لگا ہوا
 اور برہمن کے ساتھ لگا بوری دیوتاؤں کے مقام پر پہنچا لکھ پھیل اور کی درخواست کی دیوتاؤں نے
 کہا کہ جنگل میں وہ پھیل ہوتا ہے وہاں جانے پر شاید ملے گا کہ اچھا ہوگا ساتھ لیکر تلاش کرو۔
 اور جنگل میں تلاش کرتے کرتے اوس برہمن کے غلاب کے بسے میں اپنا کو ائذہ نامہ سرگزشت میں
 لکھ کر سوگ کی راہ لی۔

باب بیجم صفت دلجوئی میں

دلجوئی دل کے خوش رہنے کو کہتے ہیں یعنی ایسا ضابطہ نفس ہو کہ ہر حال میں خوش ہو کر نہ گھبراوے۔
 ذکر مہاراجہ ہرش چندر سوبج ہنسی راجہ کا۔ مہاراجہ ہرش چندر ساتو دیپ کے مہاراج نے سواری
 و سامان لبو اتر کے ساتھ اپنی مہارانی اور لاکھ سمیت چلے گئے اور جنگلی کے گہرین فروخت ہو کر
 کام کیا اور اپنے لڑکے کا نام اور اپنی مہارانی کو تیبہ ہو کہ گہرین مارے جانے کیواسے آنا دیکھ کر سری پرشیر کے
 رضامین راضی رہنے کے سواے حروف شکایت زبان پر نہ آیا۔

ذکر میر دوج راجہ کا۔ مہاراجہ میر دوج کے پاس ایک برہمن نے آکیر سوال کیا کہ اپن جسم آدھا
 رانی اور لڑکے کو ہاتھ سے آکرہ میں چروا دیو اور چھاتی تک ارہ سے چروا کر کھپ لینے سے انکار کی
 مگر مہاراجہ نے سواے دلجوئی کے کچھ نہ کہا۔

باب سی ویکم دسی و دوم صفت صحت حواس و تیزی اعضاء ظاہری میں

صحت حواس کے معنی میں حواس خمسہ جس کو گیان اندری کہتے ہیں ان کا تیز ہونا۔

۱۔ کان جس کو قوت سامعہ یعنی نیک و ابد آواز کی تمیز حاصل ہے۔

۲۔ آنکھ جس کو قوت باصرہ یعنی ہر شے کے دیکھنے کی تمیز ہے۔

۳۔ ناک جس کو قوت شمہ یعنی ہر شے کی خوشبو بدبو کی شناخت ہے۔

۱۔ زبان جبکو قوت ذوقیہ یعنی ہر شے لذیذ اور بے لذت کی سمجھ ہے۔

۲۔ ہاتھ جبکو شیریں اور تلخ بات کہنے کی طاقت ہے۔

۳۔ تیز بینی اعضا و ظاہری کے مشہدین پانچ گرم واسے اندریوں کا تیز ہونا۔

۴۔ جسم کی کمال جبکو قوت داسہ یعنی گرم سرد پچا ہونے کی تیز ہے۔

۵۔ ہاتھ ہر طرح کا کام بشکارسے وغیرہ بنانے کی طاقت رکھتا ہے۔

۶۔ پانوں جبکو خوش خرابی و رفتار کی طاقت ہے۔

۷۔ مقام بول جسمین ہر سون کے واسطے رفع ضرورت کی طاقت ہے۔

۸۔ مقام ہزار جبکو اپنے وقت معیار اور بی وقت مینہ پر ہزاروں برس پہلے کی واسطے رفع ضرورت کی طاقت ہے۔

۹۔ ذکر مہاراجہ ارجن چندر منی راجہ کا۔ مہاراجہ ارجن جبکو سہرا بھوکتے ہیں اسہین یہ سب

صفات بدرجہ کمال حاصل تھیں۔ کائنات میں ایسی قوت سوا مہر دست رکھتا تھا کہ ساتو دین پین

جو کوئی بات کہتا تھا اسکو سن لیتا اور آنگھ سے ساتو دین کا حال دیکھتا تھا اور ناگ بین قوت شہ

ایسی تھی کہ ہر جگہ کی خوشبو اور برہو والی چیز پچا لیتا تھا اور زبان میں قوت ذوقیہ ایسی تھی کہ

سیکڑوں چیز بلا کہ جو کھانا بنایا جاوے اسہین ہر شے کی نفاست و غنا طعم پتا دیتا تھا اور طبع

ایسی تاشیر تھی کہ جبکو شیریں کہتا تھا وہ خوش ہو جاتا تھا اور جبکو تلخ کہتا تھا اسکی زندگی تلخ ہو جاتی

اور کمال جسم میں اسقدر گرم سرد پچا ہونے کی تیز تھی کہ چار دوسا کی گرم سرد دھوا پچا لیتا تھا اور ہاتھ

ہر طرح کا کام بنا لیتا تھا ایک مرتبہ نرباندی کر باہنی اولٹ بھاڑ کو ہاتھ لگایا وہ دھاراج تانے لٹی بہتی ہو

اور پاتوں میں طاقت تھی ایسی تھی کہ جس جگہ چاہے ہزاروں کوس ایک دم میں چلا جائے اور مقام

بول و مقام ہزار میں اس درجہ کی طاقت تھی کہ لڑائیوں میں اور ہر سون کی سمدھ لگانے میں انکی

ضروریات مفرد نہیں کر سکتی تھیں اسوجہ سے اسکے عہد سلطنت میں جس جگہ کوئی شخص نہ کہ نا اسکی شہر

اویسی جگہ نہ چوچکوتا تھا اور غفلت کا حال صفت بندہ ہون کو ذکر میں لکھا گیا ہے کہ کوئی دھمیل یا دھکنا کا کتا نہ

اسکی شناخت عقل سے کرے۔ تارک کرتا تھا اور سیکو بھال نہ تھی کہ ظاہر یا باطن میں کوئی

گناہ کرے۔ ذکر مہاراجہ شتن چندر منی راجہ کا۔ مہاراجہ شتن کے ہاتھ میں یہ اثر تھا کہ جس کو ڈھو

آدھی کے مہر پر ہاتھ رکھ دیتے تھے وہ جوان ہو جاتا تھا جسکی وجہ سے ضعیفی دینا سے

غائب ہو گئی تھی۔

باب سی و سوم صفت حصول نعمات میں

حصول نعمات کے معنی ہیں ہر قسم کی اشیاء خوردنی و پوشیدنی کا حفظ حاصل کرنا
 ذکر مہاراجہ بنو کہ چند مہنی راجہ کا۔ مہاراجہ بنو کہ رانا کر کیا کہ سورگ لوگ کی نعمات اس جسم کو سیکھیں
 ملتی ہیں کیا یہ جسم اوس نعمت پانی کا مستحق نہیں ہے اور سورگ لوگ میں ہونیکو دل نہ ہا رہیں تاکہ
 ہر قسم کی نعمات کا خطا سی جسم سے حاصل کرنا رہا۔

باب سی و چارم صفت وزن داری میں

وزن داری کے معنی ہیں کہ کوئی سبک و ناما ایم و بے اثر نہ کہے اور نہ کوئی فعل بے مطلب کہے
 ذکر مہاراجہ امزن سوبج مہنی راجہ کا۔ مہاراجہ امزن پوجا پر بیٹھے تھے اور اوس وقت لدن و لگن
 شور و غوغا کیا مہاراجہ کچھ نہ بولے جب اصرار کیا کہ کیا کہ تو برہمن ہے تیرے اوپر ہاتھ نہ مارو گا تیرے
 تلواری سے سر کاٹ ڈالا اوس وقت کہا کہ اچھا اب تو اپنے دہرم سے باہر ہے ہمارے خاندان میں ایک
 راجہ ہوگا جو تجھ کو معتیرے خاندان کے مشا دیوے گا اوسکا اثر جیسا ہوا اسی پر ہے۔

باب سی و پنجم صفت توکل میں

توکل کے معنی ہیں ہر پیشہ کو حاضر و ناظر سب کام پر پیشہ پر چھوڑ دے
 ذکر مہاراجہ امبر کچھ سوبج مہنی راجہ کا۔ مہاراجہ امبر کچھ جب سنا تو دیپ کی سلطنت پر تخت نشین ہوا
 تمام کام سلطنت کا پر پیشہ پر چھوڑ کر ہر پیشہ کی پوجا کرتے تھے اوسیکے واسطے پر پیشہ نے سودرین جی کو
 تعینات کیا تھا کہ یہ مہاراجہ سب کام ہمارے اوپر چھوڑے ہیں خود نہیں کرتے ہیں اسکی ہنگامی تم
 کرتے ہو اور جو دشمن مہاراجہ کا ہوا اسکو مارو جو وقت دور باسار کہنے سے مراد پوچھا اوسوقت بھی
 زبان نہ بلائی کہ یہ پیشہ جو چاہیں کریں مجھ سے واسطہ نہیں ہے تب سودرین جی نے
 خود اوسکا تدارک کیا۔

باب سی و ششم صفت اعتبار میں

اعتبار کے معنی ہیں اپنے گور و اویدی پوران کی بات کو سچ مان کر عمل کرے۔
 ذکر مہاراجہ باندھا سوبج مہنی راجہ کا۔ مہاراجہ باندھا تا کی وقت میں دن سبے تو ناؤں پر جیتا کہ راجہ دھیاجی

میں آیا اور مہاراجہ سے لڑائی کی کہ اسے چھوڑ چھاڑ کی اوس سپر کڈ ایک مہاراجہ نو راؤن سو لڑائی شروع کی اور ایسی سخت آویش میں پھنسایا تھا کہ راؤن زندہ نہ بچتا اوس وقت بر مہاجی آئے اور کہا کہ مہاراجہ ماندہ تاجم نے بید میں لکھا ہے کہ راؤن تمہارے ہاتھ سے نہرے اوسکا خیال کہ واتناستی ہی مہاراجہ نے راؤن کو چھوڑ دیا کہ بید کے برخلاف کام میرے خاندان میں نہیں ہوتا ہے میں جئے نہ کروں گا۔

باب سی و ہفتم صفت ناموری میں

ناموری کے معنی ہیں حیات میں ہر جگہ شہور اور بعد مرگ یادگار ماندہ رہے۔
 ذکر مہاراجہ پر تھو پر یہ برت کے خاندان ولے گا۔ مہاراجہ پر تھو جب سے تخت نشین ہوئے انھوں نے تمام عمر اپنی زمین کی آبادی اور رعایا کی خوشی میں بسر کی اور زمین استقدار آباد اور خوش انکے وقت میں ہوئی کہ اپنا نام جوہدینی تھا بدل ڈالا اور کہا کہ مجھ کو پر تھو نام رکھنے میں خوشی اور فخر ہے کہ جسکی وجہ سے آباد ہوئی اور آئندہ آباد ہوئی کی امید ہے یعنی جو راجہ بنے گا کہ اسوجہ سے بیدینی نے اپنا نام پر تھو کیا ہے وہ بھی مجھ کو آباد رکھے گا۔ ذکر مہاراجہ بھر تھو پر یہ برت کے خاندان ولے گا۔ مہاراجہ بھر تھو جب تخت نشین ہوئے انھوں نے اپنے بند و بست سے دنیا کو ایسا آباد کیا کہ اس کھنڈ نے اپنا نام تبدیل کر ڈالا یعنی اجا بھہ کھنڈ سے بھر تھو کھنڈ کہلایا اس وجہ سے کہ مہاراجہ بھر تھو نے مجھ کو آیا دیا ہے میری عزت یہی ہے کہ اسکے نام پر میرا نام ہو جائے اور کروڑا برس گزر گئے کہ وہی نام یادگار ہے۔

باب سی و ہشتم صفت غرت داری میں

غرت داری کے معنی ہیں خصال حبیدہ و افعال پسندیدہ سے ہر شخص کے جی میں غرت قائم رکھے
 ذکر مہاراجہ پورنجی سوہج منی راجہ کا۔ مہاراجہ پورنجی اجد و ہیا کے مہاراج ایسے آبرو دار ہوئے کہ دیوتاؤں کا بادشاہ اندرا اپنے اوپر سوار کر کے اندر لوک میں کے گیس جسکی وجہ سے مہاراجہ کا نام اندرا پورنجی ہو گیا۔

باب سی و نہم صفت خوش خلقی میں

خوش خلقی کے معنی ہیں ہر قسم کا زور اور خشم پاکیزہ کرے اور ہر کس سے محبت پیش کرتے ہوئے کہ

دگر مہاراجہ امیر مکھی سورج بنی راجہ کا۔ مہاراجہ امیر مکھی ایسے باخلاق ہوتے کہ ان کے سلطنت میں انکو چھوڑ کر کسی کو سرگ جانے کی خواہش نہیں تھی اور مہاراجہ کی وجہ سے نفاق باہمی جو پیدائشی عادت ہر ذکیات کی ہے سب نے چھوڑ دیا بے حسد و رنج اتفاق کو بسر کرتے تھے۔

باب چہلم صفت مہمان نوازی میں

مہمان نوازی کے معنی ہیں اپنے پاس انیواس کی پرورش جان و مال سے کہیں بے دگر مہاراجہ شیو چندر بنی راجہ کا۔ مہاراجہ شیو نے اپنے عہد سلطنت میں ہر جگہ شہنشاہ جاری کیا تھا کہ جو کوئی ہمارے پاس آ کر ہم سے مانگے گا ہم اس کو ضرور دیں گے اور کسی سائل کو محروم نہیں ٹوٹاتے تھے ایک مرتبہ دیوتاؤں کے بادشاہ اندر نے امتحان کیا تو اسے اگن دیوتا کو بوتلیا یا اور آپ بازن کر چھپے و ڈرے یہاں تک کہ بوتل مہاراجہ شیو کے پاس بے تاب ہو کر گر پڑا اور باز بھی ہونچا مگر قریب بیٹھیا مہاراجہ کو بت کر بانی بھاگا دیکھ کر اوٹھایا باز نہ کہا کہ مہاراجہ تمہارا غلام شیو جو جنہوں نے دس تیس میں اشتہار جاری کیا ہے تم کو سب لوگ دھرم مانگتے ہیں اور ہر ایک کا کام پورا کر دینا دہرم آپ میرے سکار کو چھوڑ کر میرا کام پورا کیجئے مہاراجہ نے کہا کہ یہ کہوتل میرے پاس تیرے ڈر سے بھاگ کر چھپا ہے کہ جہیں میرا جان بچے اب میں اس کو نہیں دے سکتا ہوں باعث سے کہ جو کوئی کسی دشمن کا خوف کرنا کر اپنے پیچھے اوٹھ جائے اور اس کا چھنسا دینا دہرم ہے۔ باز نہ کہا کہ مہاراجہ سب جان دار اپنی اپنی غذا سے زندہ رہتے ہیں اور بدن غذا کوئی زندہ نہیں رہتا ہے اور آپ اپنے سید پوراں سے ہو اس میں ہر مہاجی نے بازی غذا کو بت کر لکھی ہے اور یہی کی روزی میں خلل ڈالنے کو ٹیڑا ادب ہم لکھا ہے اور میں تو جب ایک کہوتل کو ماروں گا تب تو متعلق میرے زندہ رہیں گے اور دشمن کی روزی میں خلل ڈالنے کا دہرم کون تنہا منگے گا اور ایک چیز کے نقصان میں دشمن چیز کا فائدہ ہونا دہرم نہیں ہے اور دشمن جاندار یا کر اور ایک کہوتل کو بچا کر دہرم نہیں ہوا تو اس کے دہرم اپنے ہر دے پر کیا جاتا ہے کہوتل باز نہ آئے پر نہیں اور کیا اور جب اور دان وغیرہ کرنا سن ہیں جو کہوتل کو پکا کر دہرمانا چاہتے ہو مہاراجہ نے کہا کہ تیری غذا کہوتل تو الکی صحیح ہے اور دس متعلق تیرے ہی اسی کہوتل کے آسار بند ہونے لگے کہ لکھا ہے کہ جتنے دہرم کروں ہر مہاجی دہرم

وہ سب تیر کو کرفسے دور ہو جاتا ہیں اور اور جو کوئی اپنے پاس کے ایندول کو خوف سے مطمئن نہیں کرتا ہے اور عداوت کو ہلاکت میں بچھنسا دیتا ہے اس اور ہم سخت کی تیر کوئی نہیں ہے تو بھنچا ہے کہ ایک کبوتر کے چھوڑنے سے کروڑوں برہمہ پیتا سے زیادہ نا ممکن تیر گناہ کا اور ہم لینا کون مناسب و شل گیارہ بتیا سو تیر طرح کی تیر کر سچ سکتا ہوں اور دان و بنا جگ کرنا تیر تھوں پر جاتا ہے میر پیر ہنا جتنے دہم ہیں ہر سب اس دہم کو ٹو لھویں حصہ کو نہیں پہونچتے ہیں اس باعث سو دہم دہم کرنا چاہتا اور اسکے ہونے کو نا کرنا چاہتا اور تھکاو غذا سے مطلب ہو اور میری یہاں گوشت موجود ہو اسکو لیکر لینا پیٹ بھرے ہیں اپنے پاس کو یکو محروم نہیں لٹاتا ہوں تو بھی آسودہ ہو کر گوشت لیکر گھر جا بازو لاکر مارا باز کی غذا کبوتر بڑھائی تو لکھی ہے اور کوئی گوشت کو نہیں لکھا اور تو وہ چیز تھکوتا چوسکے دینے میں تھک کوئی شکل نہیں ہے وہ میں منظور نہیں کر سکتا ہوں اور تھکوا ایسے آسان کام کر دینے میں کوئی دہم مہاراجہ نے کہا کہ اچھا کبوتر کے سوا جس چیز کے دینے سے تیری سمجھ میں تھک و وقت اور کھیت معلوم وہ جہد سے مانگ میں اس کے عوض میں ضرور دیونگا بازو لاکر تھک دینا یا سیطی طرح تصریر کر لٹو دینا یا مہاراجہ کو کہا کہ نہیں لٹو دینا گا میری راج وغیرہ جو مانگے گا دیدیونگا بازو لاکر کہا کہ کبوتر کے برابر پونچھم کا گوشت کاٹ دے مہاراجہ نے خوش ہو کر کہا کہ بہت اچھا یہ تو فی غمہ سے کچھ مانگ نہیں ہو بلکہ ایسا دیا کہ جس سے میں تیرا احسان مند ہوں اس جسم کو لکھا ہے کہ حیات میں اگر کسی کے کام نہ آو تو اس میں مہاراجہ نے چاہئے کیوں حیات ہی تک سب کو کام کرنے لایا ہے اور بعد حیات کی جیسے کام کا نہیں ہے اور تیرا زور کو ایک پلہ پر کبوتر کو تھال کے مہاراجہ نے اپنا گوشت جسم کا کھانا اور دوسرے پر چڑھانا شروع کیا وہ کبوتر ہر تیرے گوشت سے زیادہ کھڑا ہوتا جاتا تھا تب مہاراجہ خود پلہ پر چڑھ کر کہا کہ اس جسم پر میرا اس آدھ سو قند اندر اور اگن دیوتا تو اپنی اصلی صورت موجود کی اور مہاراجہ کی مہان نواہی کی بڑی تعریف کر کے کہا کہ ہم نے صرف تمہاری صفت کا امتحان کیا تم نہایت سچے دہر ہا مہاراجہ ہو اور دونو سوگ لوک چلے گئے۔

ذکر مہاراجہ مور دوج چندریشی راجہ کا۔ مہاراجہ میر دوج کا دستور تھا کہ اپنے پاس کے ایندول کو خاطر خواہ چیز دیتے تھے ایک تیر انکا امتحان کیونکہ ایک برہمن نے ایک سوال کیا کہ تھک و چل میں کیا تیر فی لکیر تھا اور اس بات پر تیر کا کمرے چھوڑا ہے کہ مہاراجہ کا جسم آدھا رہے اور تیر کو چھوڑ دینا

مگر جسم چموانے میں راجہ رنجیدہ بالکل نمودار اور ایک طرف مہارانی اور دوسری طرف مہاراجہ کا
چیز نہ ہوا وسط آپ کیا کہتے ہو ہو سکتے تو پیشہ کی راہ میں دیکھئے مہاراجہ نہت خوش ہو کر کہا
کہ ابھی لیجئے اور اپنی رانی اور لڑکے کو بولایا رانی نے برہمن سے کہا کہ عورت مرد کا جسم ایک ہی اور گویا
جسم مہر ہے اور آوا جسم عورت ہی جھکولے چلئے اور شیر کو دیکھئے برہمن نے کہا کہ شیر کی شرط ہے
کہ داہنی طرف کا جسم چاہئے تو بائیں طرف کا جسم مہر سے تب لڑکا بولا کہ ہم شاستر میں لگے ہیں کہ
لڑکا اور باپ ایک ہیں غیر نہیں ہیں وہی باپ ہے کہ دوسرا جسم لڑکے کا اختیار کر لیتا ہے اس واسطے تو
جھکولے شیر کے واسطے چلے چلے برہمن نے کہا کہ شیر کی شرط ہے کہ آہ لڑکا اور رانی راجہ کا جسم چموانے میں
او سوقت مہاراجہ کے سر پر آہ چلئے لگا جب سر کو چیر کر چپائی پر آہ پہونچا تب مہاراجہ کی بائیں آنکھ سے
ایک آنسو نکل آیا اسکو دیکھ کر برہمن نے کہا کہ بس کہ وہ اب جیم میرے کام کا نہیں ہے مہاراجہ نے کہا
کہ پتہ نہ جی کیا آپ جانتے ہو کہ راجہ رنج کتنا ہی جس سے الگا کر کرتے ہو میں ایسے کام
میں رنج ماننے والا نہیں ہوں برہمن بولا کہ اگر رنج نہیں ہو تو آنسو کیوں آیا مہاراجہ نے کہا کہ
جسم بائیں طرف والا کتنا ہے کہ ہم دونوں کا وجود ایک شے سے ایک ساتھ ہوا اور آج تک ہم دونوں
پر ایک رنج و راحت میں شریک بلکہ ایک رہے اور آج ایسا اتفاق ہے کہ آدھا پریشہ کی راہ میں کام آتا ہے
اور ہم بے کام پڑے رہ جاؤ نیکی اسکا رنج اسکو ہی مجھ سے واسطہ نہیں اور مجھ سے واسطہ ہوتا
تو دونوں آنکھ سے آنسو نکلتا کیوں ایک آنکھ سے رونا نہیں ہوتا ہی تب برہمن خوش ہوا اور
کہا کہ شیر کہیں نہیں ہے ہم صرف تیرے امتحان کو واسطے آئے تھے تو سچا دہر ماتما ہے اور آہ
اسپہ ہاتھ سے نکال کر مہاراجہ کے سر پر ہاتھ رکھا اوس سے سر بدلتور ہو گیا مہاراجہ اپنا
کام کر کے گئے اور برہمن چل دیے۔

خاتمۃ التالیف

۱۹۲۰ء میں یہ پوسٹک سری مہاراج پنڈت رام چرن جی صاحب ساکن کنیش پور برہم گھاٹ کی پیشہ
سرخام کو پونجی سری پریشہ سے امید ہے کہ دیکھنے سننے والوں کو خوشی ملے اور نام سکا
مجموعہ صفات السانی ہے اور نام اس ناچار کالا لال جی خلف نونہ راہی بن پھولال بن

دیوان رام پرست و جیسا کہ لیت سری با ستب دوسرے قانون کو کا گوری ضلع لکھنؤ میں اور انسانی
پانچ دو ہا تصنیف کردہ سرمدی راج موصوف زبیب پرستک ہیں اور آخر میں ایک ایک چھند
تہمین شا کا سالہا میں کا سال معلوم ہوتا ہے سرمدی راج کا لکھا جانا ہے ۔

چند تو سر

بدا کھ شرو و سن شکر بار +	شیر کند شیل ہوشک او دار
پنج لال جیو نریت بلا	بودہ راج اودمان پت چرن داس

کھنڈتو امر

॥ शरवराह शैल भूषाक उदार वरि माघत्रयो दशिशुकवार ॥
॥ सुधराज उमापति चरण दास रचिलाल जीव नर पति विलास ॥

خاتمة الطبع

خدا کا شکر بیایا ہے کہ ان دونوں رسالہ شکر و نایاب سے مجموعہ صفات انسانی کے
شیرے باہر واقف رموزات تہذیب و اخلاق لال جی صاحب ساکن قصبہ گوری
سری پٹت بیاس جی کے پورانوں سے انسان کی صفات لکھی ہے اس کتاب کی
پایہ زمین کہ جنکی محصل صفات تہذیب و انسان ان شرف المخلوقات ہوا پر دیکھ سکا لال جی صاحب
مطبع نامی مثل بہت ارجمند جناب منشی نوال کشور صاحب دامن قبائلیہ بون شکر
مطابق باچادی الاول ۱۲۹۴ھ ہجری منطبع ہوا

